CALL No. { ۸۹۱۰۶۷۱ / ذ ۲۲ۮ    ACC. No. ۵۷۶۹۳

AUTHOR ذوق، شیخ محمد ابراہیم

TITLE دیوانِ ذوق

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over-due.

135°

مجموعہ صنائع مکین و مکان فصاحت خلائق مین نادر

# دیوان

بمطبع منشی نولکشور طبع ہو کر مقبول جہان ہوا

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U57493

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان ذوق

ہوا حمد خدا میں دل جو مصروف رقم میرا
الف الحمد کا سا بن گیا گویا قلم میرا

علاج عشق پر از بسکہ ثابت ہے قدم میرا
دم شمشیر قاتل پر بھی خون آلودہ ہے [illegible] میرا

ہے یہ سینہ کہ ہے خار زار دشت غم میرا
کہ آیا پا بجوں آغشتہ ہو کر [illegible]

وہ دن میں گیسو موج محیط آغشتہ [illegible]
کبھی گھبرا کے [illegible] وہی زمین [illegible]

نشاں بیرواجی گرد دکھائی زور [illegible]
جھپک سے دیدہ [illegible]

وہ ہو [illegible] شوق میرے سامنے آیا ہے
برنگ جادہ مرغ ہوا نقش قدم میرا

ہوئے نہ قرب سجدہ ابلیس سے آدم
عدو کی سرکشی سے ذوق کب ہو کم میرا

دیوان ذوق

[illegible]

...ل نو دشت اتبک بھی شاخ آہو کی طرح
... کان محبت کا اثر
... تصویر ... کفک
تیرے قامت سے جو ہو برپا قیامت ... بپا

پیچ کھاتا ہے دھوان کیسے چراغ گور کا
چشم افعی بنگیا روزن ہر اک ناسور کا
جمع ہو جبتک نہ رنگ سرخ روے حور کا
کام لے منقار سے فریاد قمری صور کا

ذوق راہِ عشق و کوچہ ہے جسکی خاک مین
ہے وہ تاج سلیمان بیضہ بیضہ مور کا

... اوٹھ نہین سکتا
... لی
... ناقہ لیلے
...نک ہمارا
ہر داغ معاصی مرا اس دامن تر سے
آنا ہون تری تیغ کا شرمندہ احسان
پردہ در کعبہ سے اوٹھانا تجھے آسان
کیون آشنا گر اینا ہے جو زحمت سفر سے
دنیا کا زر و مال کیا جمع تو کیا ذوق

پر ضعف سے ہاتھون مین قلم اوٹھ نہین سکتا
کیا اوٹھے سر بستر غم اوٹھ نہین سکتا
صد حیف کہ مجنون کا قدم اوٹھ نہین سکتا
سر زیر گران بار الم اوٹھ نہین سکتا
جون حذف سر کا غلط نم اوٹھ نہین سکتا
سر میرا ترے سر کی قسم اوٹھ نہین سکتا
پر پردہ رخسار صنم اوٹھ نہین سکتا
اس راہ سے تا ملک عدم اوٹھ نہین سکتا
کچھ فائدہ بے دست کرم اوٹھ نہین سکتا

[illegible]

CHECKED 2002
۲۹۳
4 DEC 1972

دیوان ذوق

| | |
|---|---|
| سراغ عمر رفتہ ہو تو کیونکر | کہین جسکا نشان پایا نپایا |
| رہ گم گشتگی مین ہمنے اپنا | غبار راہ بھی عنقا نپایا |
| رہا پڑا مثال نقش گردم | کبھی کج فہم کو سیدھا نپایا |
| نہ خنجر ترے بسمل نے ہمنے | ذرا قابو تڑپنے کا نپایا |
| اٹھالے سے فلک کے ہم کو سب | نکل سب جاتے گر رستا نپایا |
| جہان دیکھا کسیکے ساتھ دیکھا | کبھی ہمنے تجھے تنہا نپایا |
| چراغ داغ لیکر ہم مین ڈھونڈا | نشان پر صبر و طاقت کا نپایا |
| وہ از خود رفتہ ہون جسکو خودی نے | خدائی مین اگر ڈھونڈا نپایا |
| کے کیا ہاے زخم دل ہمارا | دہن پایا لب گویا نپایا |
| کبھی تو اور کبھی تیرا رہا غم | غرض خالی دل شیدا نپایا |
| سوا تیرے خط مشکین کے کوئی | مجرب نسخۂ سودا نپایا |
| وہ بولے دیکھکر تصویر یوسف | سنا جیسا اوسے ویسا نپایا |
| نمارا تونے پورا ہاتھ قاتل | ستم مین بھی تجھے پورا نپایا |
| مرے طالع کی وہ گردش ہے جسے | فلک نے بھی قرار اصلا نپایا |
| نظیر اوسکا کہان عالم مین اے ذوق | کہین ایسا نپاے گا نپایا |

کیا ہو جو بھاتے اوسے جاکے مرے دوست
دشمن کا سخن ذہن نشین ہو ہی چکا تھا

کیا دیکھتے ہم یوسف کنعان کو کہ اپنا
منظور نظر اک یاسمین ہو ہی چکا تھا

کیا گرم تپش ہوتا تڑپکے ترے آگے
مین سرو قد ہم تمکین ہو ہی چکا تھا

جو کچھ کہ ہوا ہم سے وہ کسطرح نہ ہوتا
حکم ازلی ذوق یونہیں ہو ہی چکا تھا

ہم ہین اور سایہ ترے کوچے کی دیوارونکا
کام جنت مین ہی کیا ہے گنہگارونکا

محتسب گرچہ دل آزار ہے میخوارون کا
دیجے اک جام تجھے یار ابھی یارونکا

اتنا تو سوز فغان ہو کہ چمن مین بلبل
خرمن گل کی جگہ ڈھیر ہوا انگارونکا

شیخ پر بیٹھ رہا جان بچاکر ... سے
ہو سکا جب نہ مداوا ترے بیمارونکا

ہونگئین حلق بریدہ کی ہماری خونبار
گر تماشا ترے منظور ہو فوارونکا

مین کماندار ترے تیر قزہ تشنہ خون
منہ کھلا رہتا ہے اسواسطے سوفارونکا

کیونکہ ہے تار مین ہو دل ہون گرفتار کلف
جیلخانہ ہے محبت کے گرفتارونکا

دینگے جان بوسہ لعل نمکین پر ہم بھی
جان نثاری ہی اگر شیوہ ہے غمخوارونکا

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا اے ذوق
رو سیاہی سر و سامان ہے سیہ کارونکا

دیکھ کر دیکھنا ہے ذوق کہ وہ پردہ نشین
دیدہ روزن دل سے ہے تو دیکھا کی دیتا
ہو نہ عاشق سو چکا اور دشمن ایمان کا
دل نا کر جلدی کہ جلدی کام ہے شیطان کا

[illegible]

| | |
|---|---|
| ہو سکے آلودہ دامن پاک دامن کس طرح<br>نفس میں قید و کوئی ہے مگر تھوڑی سی بھی | اے زلیخا چاک ہو دامن یوسف کنعان کا<br>دیکھ پھر سامان ہے عریان بیابان کا |

دیکھا اے ذوق ہو گئے آج پھر آنکھوں کو خون
بچھایا اونسے لعل لب پہ لاکھا پان کا

کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا
جو آپ ہی مر رہا ہو اسکو گر مارا تو کیا مارا

نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بنجاتا
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا

بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا

خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانے کی
تری زلفوں نے مشکین باندھکر مارا تو کیا مارا

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اونسے ہاتھہ میرے ہاتھہ پر مارا تو کیا مارا

تفنگ و تیر تو ظاہر نہ تھا کچھ پاس قاتل کے
الٰہی پھر جو دل پر تاک کر مارا تو کیا مارا

ہنسی کے ساتھہ یہان رونا ہے مثل قلقل مینا
کسی نے قہقہہ اے بیخبر مارا تو کیا مارا

مرے آنسو ہمیشہ ہین برنگ لعل غرق خون
جو غوطہ آب میں تو نے گہر مارا تو کیا مارا

جگر دل دونون پہلو میں ہین زخمی کسکو کیا جانین
ادھر مارا تو کیا مارا ادھر مارا تو کیا مارا

دل سنگین خسرو پر بھی ضرب اے کوہکن پہنچا
اگر تیشہ سر کہسار پر مارا تو کیا مارا

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نکرنے مین
اگر لاکھون برس سجدے مین سر مارا تو کیا مارا

دیوان ذوق

[illegible]

[illegible]

ہزار دم میں ابھی یاد تھے دیکھا ذوق
گیا وہ غیر کے گھر تجھکو ٹال کے کیسا

میں کہاں سنگ کے رستے سے ٹل جاؤں گا
کیا وہ تیغ سے بسمل ہوں کہ بہل جاؤں گا

نالہ کہتا ہے کہ تا چرخ زحل جاؤں گا
بلکہ میں توڑ کے اسکو بھی نکل جاؤں گا

دل یہ کہتا ہے کہ تو ساتھ نہ لیجیو مجھکو
ورنہ میں جا کے وہاں دیکھ مچل جاؤں گا

تشنگی سے میں بھی اگر جاؤنگا تو جام گلاب
شیشۂ بادہ سے زنبیل جاؤں گا

کوچۂ یار میں جاؤنگا تو مثل خورشید
پاس آ دراب میں سر ہی کے بل جاؤں گا

دل سے کہتا ہے کہ مجھے روزن سینہ سے نکال
ورنہ خون ہو کے میں آنکھوں سے نکل جاؤں گا

مثل مہر شمع فانوس کہ ال نیا لا کہ میں آگ
شعلہ سر بازہ کے لیٹے سے جل جاؤں گا

آنکھ سے اشک صفت مجھکو گراکر نہ سنبھال
میں نہیں ہوں کہ سنبھالے سے سنبھل جاؤں گا

قیس و فرہاد کو بتلاؤنگا کچھ عشق کی راہ
آگے میں گرد خرابات و دشت سے جل جاؤں گا

گر پڑا آگ میں پروانہ دم گرمی شوق
سمجھا اتنا بھی نہ کمبخت کہ جل جاؤں گا

ہوں میں مشتاق شہادت کہ ترے ہاتھ سے میں
پانی گو بان ہے شمشیر اجل جاؤں گا

جنبش برگ صفت گل ہے جہاں میں ذوق
کچھ نہ ہاتھ آئیگا تو ہاتھ تو مل جاؤں گا

[illegible]

[illegible]

ہے اور علم و ادب مکتب محبت میں
کہ ہے وہاں کا معلم جدا ادیب جدا

ہجوم اشک سے گھبرا کیوں نہ نالہ
کہ فوج سے نہیں رہتا کبھی نقیب جدا

فراق یار سے گندم ہی سینہ چاک اپنا
ابھی ہوا نہ وطن سے کوئی غریب جدا

کیا حبیب کو مجھ سے جو فلک نے اگر
نکر سکا مرے دل سے غم حبیب جدا

کرے جدا ایک کس کس سے کہ ہم اے ذوق
کہ ہونے والے ہیں سب ہم سے عنقریب جدا

شکر پردے ہی میں اوس بت کو حیا نے رکھا
ورنہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا

رہا پامال رہ عشق کی تربت کا نشان
اور سپہ تعویذ جو نقش کف پا نے رکھا

ناتوانی کا رہا بعد فنا بھی یہ اثر
استخوان کو مرے باقی نہ ہما نے رکھا

آشیان باغ میں ڈھونڈا جو قفس سے جا کر
ایک تنکا بھی نہ تھا باد صبا نے رکھا

دل جو دیوانہ تھا میرا کیوں پھر اوسکو
پا بہ زنجیر تری زلف دوتا نے رکھا

آنکھیں دیدار طلب گر ہوا آئینہ میں گل
دستۂ نرگس کا نہیں سیر ہوا نے رکھا

تو نہ واقف کہ یہ پہلے ہے رہبر جو دو
گھر سے آگے قدم دیکھ عصا نے رکھا

ناتوان ہیں نہ تن زار دیکھ سکا
خوب ڈھو کے میں آ کو تار قبا نے رکھا

نہ کھے خوبی و زشتی سی غرض آئینہ دار
گھر میں مہمان جسے اہل صفا نے رکھا

دیوان ذوق

[illegible]

نام میرا سنکے مجنون کو حیا آ گئی
مجھکو ہر شب سب کی ہونے لگی جون روز حشر
ہی جو غنچونکا چٹکنا او نگلیونکی ہی چٹک
حسن کی اس بیکسے مین محبت دست سبو
لے آئینہ جو دیکھے حسن کی اپنے بہا
تیر جو کرنے لگا عشاق پر تیغ نگاہ
حسن سے ہے تا دل آئے مین بھی گرم اختلاط
موت اوسکو یاد کرتی ہے خدا جانے کدھر
ان کلو مجھ ذوق وہ کسی گلرخ گلگون کا خیال
پہونچی آب تیغ قاتل تا بسر اچھا ہوا
ایکدن بالکل مین ایا وہ گر اچھا ہوا
گر ہوا وہ آب خنجر کی آ لہی آبرو
آ رہیگا دشت مین لیلیٰ کے ناقے کے کام
رو کہتا تھا مرا مجھکو چکھا دے عشق کا
سنکے مجنون نے مرے شعر جنون کیون کہا

بیٹھے مجنون دیکھ انگڑائیاں لینے لگا
مجھسے یہ کس ان سکھے آسمان لینے لگا
یہ بلا مین کسکی باغ اے باغبان لینے لگا
وہ قدم تیر لب سے پیر مغان لینے لگا
اپنے عکس سے آپ وہ غنچہ دہان لینے لگا
چشم کی گردش سے وہ کار فسان لینے لگا
شمع کی گلگیر جو منہ مین زبان لینے لگا
یون ترا بیمار غم جو ہچکیان لینے لگا
تن پہ ہر موسے کا سنان لینے لگا
اے دل مجروح لے تو غسل کر اچھا ہوا
داغ اودھر تازہ ہوگر زخم ادھر اچھا ہوا
آج مدت مین ہمارا حلق تر اچھا ہوا
ہوگیا مجنون جو کانٹا سو کھکر اچھا ہوا
بھر دیا تون اوسنے دکھ جیکر اچھا ہوا
واعی مجھسے بھی یہ شعر میرہ سر اچھا ہوا

لگاتی زلف کو شانے سے جو انگلی پیچا کر ول
ترے ڈر سے نہ آیا پاس کوئی پیچ جانون کے

گستاخی بھلا تو بھی لب بے ادب آیا
مگر رونا کبھی چوری سے بعد از نیم شب آیا

مین اپنے ذوق کے قربان کہ مستی مین عجب کیسے
بلایا کسنے اوسکو یہ جب آیا سنے طلب آیا

مرے طالع مین ہے کیا کام اگر گردون ریگا
چمک جانا ہی کافی آتش غم کے شرر ریگا

اثر تا اتھونے تو مرین سے اوس شاہ کے آ ریگا
اسے احسان کون مغز مین تنکا اوتاریگا

ستارے دیکھا موتی تمھارے گوشوار ریگا
کوئین ہمکو بلا ہی تو ... دستار ریگا

جسے کہتے ہین بحر عشق اوسکے وکنارے ہین
انول نام گنہ سے کا آئینہ نام اوس گنہگار ریگا

ملے اکسیر گر اس کشت خون مین اون کو
کہ ... مین خون گر ... گذر ریگا

نہ پکڑین ہین ابن الیاس گرداب بلا مین ہم
کہ بہتر ڈوبکر مرنے سے ہے جینا سہار ریگا

مرے منزل مین ہے یا ... اسیر وہ مہوش
خود اوسکا ہی گھر مین دشمنون کے قطب تا ریگا

سر راہ فنا مین ہون مہیا سے سفر لیکن
بزنگ اشک مژگان منتظر ہون کہ ... ریگا

خدا یا رو کی رحمت جنس عصیان کی ہی گر ہے
جھڑک کر بیچا ہون نقش پر سود اختصار ریگا

ڈھلکتا ہے مثال دانۂ تسبیح کیون منکا
کہ جب ٹھہرا سفر دنیا سے کیا کام استخاریگا

نقط تار نفس کا ذوق خط جادہ کافی ہے
لئے عمر روان کیا چاہیے رستا گذار ریگا

[illegible]

رکاوٹ دل کی اور قاتل کی وقت ذبح ظاہر ہے — کہ کھنچوائے ہے گردن جو رگ کی کر رہا ہوں میں

نہ کرتا ضبط میں گریہ تو اے ذوق اک گھڑی بھر میں
کٹورے کی طرح گھڑیال کے غرق آسمان ہوتا

| | |
|---|---|
| آنکھوں میں سی تاوٹ ہے وہ نکلجائے تو اچھا | ہے حسرت پابوس نکلجائے تو اچھا |
| جو چشم کہ بے نم ہو وہ ہو کور تو بہتر | جو دل کہ ہے بے داغ وہ جلجائے تو اچھا |
| بیمار محبت نے لیا تیرے سنبھالا | لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا |
| ہو تجھ سے عیادت جو نہ بیمار کی اپنے | لینے کو خبر اوسکی اجل جائے تو اچھا |
| کھینچے دل انسان کو نہ وہ زلف سیہ فام | اژدر کوئی انسان کو نگلجائے تو اچھا |
| اے گریہ نہ رکھ میرے تن خشک کو غرق آب | لکڑی کی طرح پانی میں گلجائے تو اچھا |
| تاثیر محبت عجب اک حب کا عمل ہے | لیکن یہ عمل یار پہ چلجائے تو اچھا |
| فرقت سے تری تار نفس سینے میں میرے | کانٹا سا کھٹکتا ہے نکلجائے تو اچھا |
| ہاں کچھ تو ہو حاصل ثمر نخل محبت | یہ سینہ پھپھولوں سے جو پھلجائے تو اچھا |
| دل گرکے نظر سے ترے اوٹھنے کا نہیں پھر | یہ گرنے سے پہلے ہی سنبھلجائے تو اچھا |
| وہ صبحکو آئے تو کروں باتوں میں دو پہر | اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا ڈھلجائے تو اچھا |
| ڈھلجائے جو دن بھی تو اسیطرح کروں شام | اور پھر کہوں گر آج سے کل جائے تو اچھا |

فرد ذوق

ہم شیشہ میں جوں ناسی وہ اونگلیاں ... کہ دام ہو وہ غزال ... [illegible]

غزل ناتمام

ہوا آپ نہاوت سے ... [illegible]

ذوق [illegible]

[illegible]

دیوان ذوق

بعد مردن بھی خیال چشم فتان ہی رہا
سبزۂ تربت مرا وقف غزالان ہی رہا

مین ہمیشہ عاشق پیچیدہ مویان ہی رہا
خاک پر سودیدہ میری عشق پیچان ہی رہا

پستہ قندی ہی کا ہم غیر مین وہ لعل لب
پر مرے حق مین تو سنگ زیر دندان ہی رہا

بندھ سکا ہے نہ مضمون اوس دہان تنگ کا
ہاتھ اپنا فکر مین زیر زنخدان ہی رہا

جاہل منکر نہ آئے راہ پر معجزے سے بھی
جہل سے بوجہل اپنے نامسلمان ہی رہا

پاؤن کب نکلے رکاب حلقۂ زنجیر سے
توسن وحشت ہمارا گرم جولان ہی رہا

کب لباس دنیوی مین چھپتے ہین روشن ضمیر
جامۂ فانوس مین بھی شعلہ عریان ہی رہا

آدمیت اور شی ہی علم سے کچھ اور شی
کتنا طوطی کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

جلوہ اے قاتل اگر تیرا ابھی ہین تیغ فرا
دیدۂ بسمل نے کیا دیکھا کہ حیران ہی رہا

حلقۂ گیسو مین رکھی کسکے رخسارے کی تاب
شب مہ ہالہ نشین دست گریبان ہی رہا

مدتون دل اور پیکان دونون سینے مین رہے
آخرش دل ہوگیا خون اور پیکان ہی رہا

سبکو دیکھا اوس نے اور اوسکو نہ دیکھا جز نگاہ
وہ رہا آنکھون مین اور آنکھون سے پنہان ہی رہا

آگئے رفیقین دل مین بستی تھین ابتک ایک پری
ملک دل اپنا ہمیشہ کافرستان ہی رہا

مجھ سے بیتا اوس سے مین لپٹا ہی گویا برنگ بوی گل
وہ رہا آغوش مین لیکن گریزان ہی رہا

دین و ایمان ڈھونڈھتا ہی ذوق کیا اس وقت مین
اب کسیمین دین ہی باقی نہ ایمان ہی رہا

جہان میں عرصۂ عشرت کے سو وہ جنس ہی غم کا
تجھے عاشق کو یون ہے خوشگوار آب دم خنجر
پرنگ طوق قمری کوئی نکلے ہی نکالی سے
ترے رخسار کا پرتو پڑے گر عارض گل پر
سپیے جا ہین کس سے زخم اوس تیغ تبسم کے
دلیران محبت کو خلش سے اوسکے مژگان کے
خدا سے سینہ مین اک رکھیا ہی ٹوٹ کر ناخن
اگر آتش مزاجون کو حسد ہو خاکسار و نپر
خدا اوسکا وصل کی دولت کا ہی مقام اتقیا ہمد

اگر ہو عید کا اک دن تو عشرہ ہے محرم کا
مسلمان کو لگے جسطرح شیرین آب زمزم کا
کمند گردن دل ہی جو حلقہ زلف پر خم کا
کرے ہے چشمک ایسی خورشید پر قطرہ شبنم کا
کہ بان کھلتا ہی بخیہ سوزن عیسیٰ مریم کا
بس مدن لحد مین بھی ہی عالم چاہ رستم کا
غلط ہی جو سمجھتے ہین کہ یہ پھاہا ہی مرہم کا
تعجب کیا کہ ابلیس لعین دشمن ہی آدم کا
لگا قسمت سے نسخہ ہاتھہ اکسیر اعظم کا

شہید اسے ذوق سینے مین ہی کیا ہین تیر الکون
مری جو آہ سے ہے گویا وہ ہے اک نخل ماتم کا

گل اوس نگہ کے زخم رسیدون مین مل گیا
کیا جانے تیغ عشق کی لذت کو بو الہوس
گر یہ فقیر سہر سگ دنیا ہوا فقیر
دکھلا کے کہکشان سے فلک جا کے سینہ آ

یہ بھی لہو لگا کے شہیدون مین مل گیا
گو ہو اسکے دہ حلق بریدون مین مل گیا
کمبخت پاک ہوکے پلیدون مین مل گیا
اوس ماہ وش کے سینہ دریدون مین مل گیا

دیوان ذوق

چھوٹتا ہاتھ سے ہرگز نہ کبھی بسمل شوق
دامن برق اگر دامن قاتل ہوتا

چین پیشانی اگر تیری نہ ہوتی زنجیر
نالہ دیوانہ تھا جو پابہ سلاسل ہوتا

کرتا بیمار محبت کا مسیحا جو علاج
اتنا دق ہوتا کہ جینا اوسے مشکل ہوتا

ذبح ہونیکا مزا جانتا گر صید حرم
رشک سے خنجر پہ گلو آپ وہ بسمل ہوتا

گر سیہ بخت ہی ہونا تھا نصیبوں میں مرے
زلف ہوتا ترے رخسار پہ یا تل ہوتا

آیا کیوں مصر میں کنعاں سے نکلکر یوسف
جذبہ شوق زلیخا جو نہ کامل ہوتا

ہونے کردیا ناچار وگرنہ انساں
ہے وہ خودبیں کہ خدا کا بھی قائل ہوتا

آپ آئینہ ہستی میں ہے تو اپنا حریف
ورنہ یہاں کون تھا جو تیرے مقابل ہوتا

دل آشفتوں کی اگر خاک چمن میں ہوتی
تو جہاں دیکھتے ہو غنچہ وہاں دل ہوتا

سینہ چرخ میں ہر اختر اگر داغ ہو تو کیا
ایکدل ہوتا مگر درد کے قابل ہوتا

ہوتی گر عقدہ کشائی نہ یداللہ کے ہاتھ
ذوق حل کیونکہ مرا عقدہ مشکل ہوتا

چو نہ رنگ سخن و ماتم کا بیاں خود ہوتا
تو زمیں نہ زرد ہوتی نہ فلک کبود ہوتا

کسی بخشش کو دیتا تو کچھ اسکو سود ہوتا
دل سخت کاش کافر حجر الاسود ہوتا

تری بزم میں نہ آتو جلتا کہ تجھے بھی ہو تپش
جو یہ میں تھا وہ کو جلتا تو بلا سے عود ہوتا

## ردیف الف ختم شد
## ابیات ناتمام

ساتھ اشکوں کے ہیں ہم سایہ کے مانند و لیکن
دل مانگتا مفت اور یہ پھر اوس پہ تقاضا
جاتی ہے یہ بے نقش کی لنگ کے سے ہمارے
اٹھے تو کہاں جا کے نہ جی سے کوئی جا کے

امید بھی جدا ہیں کہ لپٹنا نہیں آتا
کچھ فسر میں تو بیٹھے یہ بیقرار نہیں آتا
افسوس کچھ ایسا ہمیں لٹکنا نہیں آتا
جبتک نہیں آتا ہے مضمون نہیں آتا

قسمت ہی سے ناچار ہوں اے ذوق وگرنہ
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

ساتھ اشک کے دل بھی ہے پیکان نکل آیا
شب ساتھ جو گیا تو یہ کا ساقی
قسمت ہی سے کیا شمع کہ الگ بے نور کنعان
سودا کو جو قاتل سے شہادت کا قرینہ

تھا کام تو مشکل مگر آسان نکل آیا
نشتر سے سحر ہو درخشان نکل آیا
ورنہ مشقل سے عنبر تبان نکل آیا
گم ہو ا جو کیوان گنج شہیدان نکل آیا

## مطلع

ہر اک سے ہے قول آشنائی کا جھوٹا
نہ منہ ڈال خار آبلہ میں کہ ہوگا
مجھے نعمت خلد سے بھی ہے بہتر
رسائی ہوئی جبکہ دامن تک اوسکے

وہ کافر ہے ساری خدائی کا جھوٹا
یہ ساغر شکستہ کبریائی کا جھوٹا
ترے در پہ ٹکڑا گدائی کا جھوٹا
ہوا ہاتھ اپنی رسائی کا جھوٹا

## مطلع

## ابیات ناتمام

## مطلع

## فرد

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible] ہوس صید سے صیاد کا جی چھوٹ گیا

ناتمام

ہے قفس سے شور اک گلشن تلک فریاد کا
[illegible] صیاد کا
[illegible]
[illegible] یاد کا

دیوان دوم

مطلع

| | | |
|---|---|---|
| جنت سے زندگی میں زمانہ شباب کا | | پیری ہے پہلے مرگ سے ہونا عذاب کا |

ناتمام

| | | |
|---|---|---|
| ہم برہنہ پا جنون اور گرم تپتہ زیر پا | | دھوپ سے سایہ بھی بیٹھی ہے دبکر زیر پا |
| تختۂ گل مہندی ہو نفش بجتہ ہی ہو گا | | تو کھڑا ہو سے کھٹکے میرا کاسۂ سر زیر پا |

فرد

| | | |
|---|---|---|
| زاہد تو اس بت کے کافر ہوا نہیں کیوں | | کیا دیدہ چشو ہائی میں ایمان تھک گیا |

ناتمام

| | | |
|---|---|---|
| کیا کہیں آدمی ہے جو وقت سے زیادہ جانتا | | وہ آرادہ سب ہمارے ارادہ جانتا |
| کیونکر نہ تشبہ ہو اپنا یہ منہ کو مدافشا | | اب ہو ابول اپنا قاضی کا پیادہ جانتا |

مطلع

| | | |
|---|---|---|
| قبضۂ پیکان کا ہے ٹکڑا کہ مرہمی کا ٹکڑا | | ٹکڑا ہے چاند کا ٹکڑا کہ پری کا ٹکڑا |

ناتمام

| | | |
|---|---|---|
| یہاں تک شعر وزمانہ ہے مرد ایسا کا | | جھلسیں ہیں منہ شکاریے پچھی شیر کا |
| جسکے سبب لڑائی ہو وہ آدمی ہیں | | کانٹا ہے گھر میں سپاہی کا یا گل کشیر کا |

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

## ردیف بای موحدہ

پی بھی جاؤ وقت نکہت پیش دو پن جام شراب | لب پہ تو ہے تیرے دل میں ہو من جام شراب
لب کباب اوسکے جو بولی دو شہر میں جام شراب | بنگیا خال لب اوسکا عکس جام شراب
جھکا مستی میں وہ صاحب عجب سن جام شراب | عکس خال اپنا جو دیکھا عکس جام شراب
بازگشت اپنی سے یوں جانب قسام ازل | جیسے ساقی کی طرف بازپس جام شراب
دست بدست کی لوٹ سکے وہ باہیت | ہو وا کوئی بھی نہ یادرس جام شراب
جوش مستی عجب تماشہ میں کہ نہیں | نے شکستہ اک صدای جرس جام شراب
محتسب شعلہ آوار سے جل جاؤ نگا | گرچہ ٹوٹا دل آتش نفس جام شراب
رات میخانے میں ساقی جو نشے میں بہکا | قفل شیشہ کو لگا کہنے خس جام شراب
غنچہ نرگس مکھوں کی ہے مژگان میں آہ | تازہ مضمون ہے جو باندھوں قفس جام شراب
دل شکستہ ہوں میں ٹوٹنے کو ہوں عشق تڑپ | نام لگوانے کو کوئی جیا لیسن جام شراب
ساقی اس قدر میں کہ آنکھ چھپا اسکا ہے | رات بھر گشت کرے ہے عسس جام شراب
نوشدارو سے بھی بہتر ہے دم رنج خمار | ساقیا شب فریادرس جام شراب
بیخبر قافلہ عیش گذر جاتا ہے | ہے زبان ہی جو دہان جرس جام شراب
ابلق چشم سے مست کو تیری دیکھا | ورنہ اتنا کب نہ سنا تھا فرس جام شراب

# ردیف تائے فوقانیہ

معلوم ہو گا ... جام محبت

کچھ نہ ... پیالہ محبت

... ہوا عشق ... دوام محبت

کرتے ... اہل وفا ... کام محبت

... عقبیٰ نے ... آرام محبت

کاسۂ ... ہر ... انجام محبت

شوق ... لب جام محبت

... قاتل میں ... محبت

پیغام قضا ... پیغام محبت

... عشق و ... انجام محبت

دل نہ لگا جائے ہے جبتک کہ نہ ہو رنج و تعب
کم نہ تھا یاں کشش سوز محبت کی طلب

واسطے نظارۂ قاتل کے فرصت چاہیے
اور یہاں فرصت کہاں ہجر و وصلت کی طلب

ہو پیا لب خضر کو چشمۂ آب حیات
سب یہ ہے مجھکو اگر ہے اپنی شہرت کی طلب

دو روزہ دولت رہ ساعت مثل ہلال
شہر میں مجھکو اگر ہے اپنی شہرت کی طلب

بڑھ گئی ہے عشق میں حرص و ... اپنی
غم نہ کچھ غم کی آرزو حسرت نہ حسرت کی طلب

جو جان و تن زندگی کی بنا چاہیے
کام سے ہے کر رہا ہے شربت کی طلب

... دل ... کا بال ... ہے
آ رہا ہے آفت طلب آفت کی طلب

بیدل ہو رہے عجب پیدا ہو ...
یاں کہاں راحت کہ تو کرتا ہو راحت کی طلب

اگر گلستان جہان میں تنگ ہو تو عجب نہ ہو
اگر کشادہ دل ہے اپنے ذوق و ہمت کی طلب

## ردیف ... ذوق

... شیخ کا ہاں ... نام شراب
یہ ایسا ... کا ...

حرام ہے نہیں لیکن ... نام شراب
شروع ... صیام ...

... دنیا کا ذوق ...
در دام ... میں نام شراب

اور میں ... پسند ... قریب
و ... آئی میں بھی ہے تو یا قریب

[illegible]

| | |
|---|---|
| سینہ سپر جو سینہ پہ ہیں تیغ نگاہ کے<br>ڈرتے ہیں کہ ایسا نہو بعد مرگ بھی | دکھلاتے وہ کبھی ہمیں آئینہ وار پشت<br>لگنے نہ دے زمیں سے دل بیقرار پشت |

رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق
اولاد سے تو ہے یہی دو پشت چار پشت

## ردیف جیم تازی

| | |
|---|---|
| بیمار عشق کا جو نہ تجھ سے ہوا علاج | کہہ اے طبیب تو ہی کہ پھر تیرا کیا علاج |

## ردیف جیم فارسی

| | |
|---|---|
| وہ مثل ہے نا وہ گیسو ڈبوئی خضر نے | لیکن اختلاف قوں دل کو ہو گرداب پیچ |

## ردیف حاء حطی

| | |
|---|---|
| فرقت کی رات جی چکے ہم تا زمان صبح<br>پیدا ہے تیرا رخ سے ہیں لسان صبح<br>اب بیکدہ میں شام کرو تا قوس بجنے لگے<br>ریش سفید شیخ میں ہے ظلمت فریب | ہوگی اذان گو ہماری اذان صبح<br>آنکھیں ہیں تیری مست صبوحی کشان صبح<br>مسجد میں ہو تو ہے تسبیح خوان صبح<br>اس مکھ چاندنی پہ نگہ گمان صبح |

## ایضا

| | |
|---|---|
| ٹھوڑی سے اوسکے آنے کی ہیہات کا ہے صلاح | اے جان لب آمد واب تیری کیا صلاح |

## ردیف صاد مہملہ

## اشعار سراپا

رہتی ہے کشتہ قتل میں بس از مرگ پیٹھا
آخر کو زیر ابلتی کر گردن کی شاخ

## اشعار مجموع

کہتی تھی چوب شیشہ مری طرح اک دن
سوکھے گے نخل آرزو کے کہن کی شاخ

بیمار چشم و لب آہو نگاہ کو
شاخیں ہی کر لگا تیغ لیا بیجن کی شاخ

بہ بھید کی کر سکے گی ٹوٹ جس گھڑی
ٹوٹی کمان دلبر ناوک فگن کی شاخ

سو اک نے ٹھہایا ہے زاہد کا عصا
ہے ٹیڑھی سی کی ایک تبرکو فن کی شاخ

تاثیر کیمی ہے سے ہو سارا درخت خشک
ڈالے جو سایہ نعش پہ میری کفن کی شاخ

شاخ نبات کو قلیاں نہ لگانے
ایسے عصا بنتے نگا تو من کی شاخ

## اشعار قصیدہ

گلگوں ہیں تیرے پڑ نہ سکے اک قدم صبا
لائے جو بار پہ نہال حسین کی شاخ

گر بے جو تو نہال تو لائے ابھی نکال
پروین کا خوشہ کا و سپہر کہن کی شاخ

## ردیف دال مہملہ

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینے میں ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد

کیا روکا اپنے گریہ کو ہم نے کہ لگ گئی
پھر وہی آنسوؤں کی جھڑی دو گھڑی کے بعد

کوئی گھڑی اگر وہ ملائم ہوئے تو کیا
کہہ بیٹھیں گے پھر ایک کڑی دو گھڑی کے بعد

کیا جانے دو گھڑی وہ رہیں ذوق کس طرح
پھر تو نہ ٹھہرے پاؤں گھڑی دو گھڑی کے بعد

سینہ صافون کو زمانے کی ہے ہاتھون سے شکست
ہو صفائی سے سزاوار شکن کا کاغذ

ورق چرخ پہ ہو گو نسخۂ آشوب سخن
سرمۂ چشم مہ سیم بدن کا کاغذ

یون اسیران قفس تک کوئی پہونچا گلبرگ
جیسے غربت مین شفیقان وطن کا کاغذ

ظاہر آرا نہ کتابون سے ہو ڈر دوزخ سے
کر نہ آتش مین لباس اپنے بدن کا کاغذ

جعلسازی پہ زمانے کی گواہی دے ہے
مہری وسادہ مہ چرخ کہن کا کاغذ

مہر وہ کرتا ہے نامے پہ مجھے آئے ہے رشک
ہے یون جیسے لعاب اوسکے دہن کا کاغذ

ذوق دل سوختہ دیوان لکھے اپنا کیا خاک
متحمل نہین گرمی سخن کا کاغذ

## ردیف رای مہملہ

نگہ نہین حسن فلک نشین تھا دہن کی تنگی سے تنگ ہو کر
نکل آیا جو آہ آنکھون کی رہ مین بیٹھا خدنگ ہو کر

پھر آیا لو وہ نگار خونی ادھر کو سرگرم جنگ ہو کر
کہ جسکے ہاتھون سے اوڑ گئے ہین ہزارون منہ یکا رنگ ہو کر

وہ چشم مخمور اک نظر سے پچھو لاکھون جو بیشتر سے
تو ہو وان ہر رگ جگر سے ہو سے لالہ رنگ ہو کر

ہو سنگ الفت سے آشنا ہین مگر بھی بھی من جو شنا ہین
کہ رنگ ہے گران بہا ہین عقیق و یاقوت سنگ ہو کر

سمجھین حسن بتان کہ ایمان او نہین کا فر دین ہو
پہونچے کعبہ مین وہ مسلمان ہمیشہ چین و فرنگ ہو کر

دیوان ذوق

دیوان ذوق

کہیں فلک پہ نہ چڑھ جائے چاند جھوم کر
کدورت آپ کو کھینچے ہے شیشہ پہ چڑھ کر

ترا مکان تو کیا لامکاں میں کود پڑیں
امید وصل میں ہم بام عرش پہ چڑھ کر

جو مارے نفس کو اور کرلے اپنے غصے کو زیر
بنائے سانپ کا کوڑا وہ شیر پہ چڑھ کر

ہماری خاک پہ برپا ہے ذوق فتنۂ حشر
سمند ناز پہ کون آیا فتنہ گر چڑھ کر

جان عدو یوں ہی اوس خال کا بوسا لیکر
جیسے اڑ جائے زمیں میں کوئی کنکا لیکر

تیرا بیمار نہ سنبھلا جو سنبھالا لیکر
چپکے ہی بیٹھے ہے دم کو مسیحا لیکر

شرط ہمت نہیں مجھ سے ہم گرفتار غدا
تو نے کیا چھوڑا اگر چھوڑیگا بدلا لیکر

ذبح کرنیکو مرے پوچھتے ہو کیا تکبیر
تم چھری پھیر بھی دو نام خدا کا لیکر

کھینچتی روز قیامت سی بھی ہے آنکھ پہ دو
تیری زلفوں کی بلائیں شب یلدا لیکر

مجھسا مشتاق جمال ایک نہ پاؤگے کہیں
گرچہ ڈھونڈھوگے چراغ رخ زیبا لیکر

جب دیکھا تو ملا مجھ میں کہیں میرا پتا
پھر گیا نامہ بر یار خط الٹا لیکر

رہ گیا اپنا سا منہ لیکے وہ آئینہ رو
تیری تصویر کو یوسف نے جو دیکھا لیکر

واں سے یہاں آئے تھے اے ذوق تو کیا لائے تھے
یہاں سے تو جائیں گے ہم لاکھ تمنا لیکر

ہین وہ ہون گمنام جب دفتر مین نام آیا مرا
رہ گیا بس منشی قدرت جگہ وہان چھوڑ کر

سایہ سرو چمن تجھ بن ڈراتا ہے مجھے
سانپ سا پانی مین ہے اسپر خرامان چھوڑ کر

ہو گیا طفلی ہی سے دل مین ترازو تیر عشق
بھاگے ہین ہم مکتب سے ہم اوراق میزان چھوڑ کر

اہل جوہر کو وطن مین رہنے دیتا گر فلک
لعل کیون اس سنگ سے آتا بدخشان چھوڑ کر

شوق ہے اوسکو بھی طرز نالہ عشاق سے
دمبدم چھوڑے ہے منہ کو قلیان چھوڑ کر

دل تو لگتے ہی لگیگا حوریان عدن سے
باغ ہستی سے چلا ہون آہ پریان چھوڑ کر

گھر سے بھی واقف نہین اوسکی کہ جسکی واسطے
بیٹھے ہین گھر بار سب ہم خانہ ویران چھوڑ کر

وصل مین گر ہے مجھکو رو رہا ہے جب
روی جانان ہی کو دیکھون مین تو قران چھوڑ کر

ان دنون گرچہ دکن مین ہے بڑی قدر سخن
کون جائے ذوق پر دلی کی گلیان چھوڑ کر

---

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر

کیا ڈھونڈے دشت گم شدگی مین مجھی کہ ہے
عنقا مے سراغ سے دور اور شکستہ پر

اوس مرغ ناتوان پہ ہے حسرت جو رہ گیا
مرغان کوہ زاغ سے دور اور شکستہ پر

ساقی لب شراب ہی تجھ بن پڑی ہوئی
خم سے الگ ایاغ سے دور اور شکستہ پر

خود اوڑکے پہونچے نامہ جو ہو مرغ نامہ بر
اوس شوخ خوش دماغ سے دور اور شکستہ پر

[illegible]

ردیف عین مهمله مقطع

ذوق کیونکر ہو اپنا دیوان جمع
کہ نہین خاطر پریشان جمع

ردیف قاف

پھر کر ادھر ادھر نہ ہمارا گیا قلق
لفظ قلق کی طرح سے وہی رہا قلق

ردیف کاف تازی

دیوان ذوق

مطلع

| | |
|---|---|
| چمن سے بعد ہمین جیسے سینۂ قاف قفس | قفس مین بند ہین ہم مثل قاف نا قفس |

ردیف صاد مهمله

| | |
|---|---|
| نسب اہل سخن ہی نہین اسلام مین خاص | کہ جہان عام ہی ہوتا ہے وہان عام مین خاص |
| ساغر دل کی تو وقعت نہین کیفیت سے | دیکھ عکس رخ ساقی ہی اسی جام مین خاص |
| خضر تو یہ کہہ چشمۂ حیوان جانبخش | ہے یہی خاصیت اوسکی لب شناس مین خاص |
| شیخ صاحب کے ہین نزدیک وہ خاصان خدا | خدمتی اونکی ہین جو زمرۂ خدام مین خاص |
| کام فرہاد سے ہو عاشق کا تری ناکامی | کہ دیا تونے لگا اوسکو اسی کام مین خاص |
| عشق کا جوش ہے جبتک کہ جوانی کے ہین دن | یہ مرض کرتا ہے شدت انہین ایام مین خاص |

ذوق اسماء الہی ہین سب اسم اعظم
اور اسکے ہر نام مین عزت ہے نہ اک نام مین خاص

ردیف ضاد معجمه

| | |
|---|---|
| پیر کترنے کو جو صیاد نے چاہی مقراض | ہاتھ ملتی تھی مری حال پہ کیا ہی مقراض |
| بحر و بر مین نہین کسکو ہوس قطع بریدہ | ناخن شیر ہے خنجر دم ماہی مقراض |
| گل کترتی ہین ہزارون تری آنکھین کافر | ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض |

[illegible]

صفحۂ دہر پہ یکدل نہوا ایک سے ایک | دل سکے دو جو صفوں میں تو بھی جدا ایک سے ایک

## ردیف لام

پھنسے نہ حلقۂ گیسوی تابدار میں دل | بلا سے گر ہو نوالا دہان مار میں دل
بغل میں چھپے مرا دل بغل کا دشمن ہے | نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار میں دل
نکل نہ جاے دل اضطراب سینہ سے | برنگ شعلہ کہیں آہ شعلہ بار میں دل
ہمیشہ روزن سینہ سے کیوں ہی چشم براہ | اگر نہیں کسی مہوش کے انتظار میں دل
تراشکار بھی ہے وہ بلا کہ جاے گھر | بپھوئے زلف مسلسل کے تار تار میں دل
اوڑیگا مثل شرر نکڑے ہوکے سنگ مزار | رہا اگر یونہیں گرم تپش مزار میں دل
برنگ غنچۂ پیکان و غنچۂ تصویر | نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار میں دل
فلک کے رنگ سے ظاہر ہے ماتمی آثار | خوش اپنا کیونکہ ہو اس نیلگوں حصار میں دل
برنگ بیضۂ نو روز توڑے دل اوسنے | ہزاروں ایک ہمارا ہے کس قطار میں دل
ہزار دشمن جان سے ہے ایک دوست برا | جو پوچھو کون ہی سو ہیں کہوں ہزار میں دل
نہو تیں خاند میں حوریں تو ہتا خاند میں کہوں | لگے ہی صحبت خوبان گلعذار میں دل
یہ جسم زار ہے یا میرے پیرہن میں دل | گرہ ہی تار میں یا میرے جسم زار میں دل

پیکان تو ولد وز ہے سو فا سے بار
اد س تیر سے ہے دل میں پیرسوان غنچہ پر مین گل

## ردیف میم

پابند جو نی خان ہین پریشانیون مین ہم
ہوتی نہ یاد زلف تو خط شکستہ مین

یارب ہین کسکی زلف کے زندانیون مین ہم
لکھتے الف خطوط کی پریشانیون مین ہم

زنجیر مین بھی نالہ زنجیر کی طرح
جوش جنون سے گئے ہین جولانیون مین ہم

پائی نہ تیغ عشق سے ہمنے کہین پناہ
قربہ جسم مین بھی رہین تو قربانیون مین ہم

دوزخ بھی جائے نعرہ بلبل میں زید بھول
لاتین جو آہ کو شرر افشانیون مین ہم

پاکو بیون کو مژدہ ہو زندان کو مو نوید
پھرتے ہین جنون کی سلسلہ جنبانیون مین ہم

تم کبھی نہین جگر یہ ہے اسقدر ہے
سرگرم سوز عشق کی مہمانیون مین ہم

مطلب ہے اپنے کون ہے آگاہ جز خدا
جون خط سرنوشت ہین پنہانیون مین ہم

ہین آئینہ میں صورت تصویر آئینہ
آئینہ رو کے سامنے حیرانیون مین ہم

ہو وہ عزیز ہو نہ یوسف سے بھی جدا
رکھتے ہین تیری شبیہ جو کنعانیون مین ہم

کیا جانین ہم زمانہ کو حادث ہے یا قدیم
کچھ یہ بلا سے اپنی کہ ہین فانیون مین ہم

کیون جھکیے ہجر میں ہے مسند یار سے
اب سے ہین اوسکی پشیمانیون مین ہم

دیوان ذوق

ہم تو سنتے تھے سدا کل حوضِ بارد
ذوق ہوتا ہے دیکھ ان کو ترشح ابر گرم

## ردیف نون

بے یار روزِ عید شبِ غم سے کم نہیں
جامِ شراب دیدۂ پُرنم سے کم نہیں

دیتا ہے دورِ چرخ کسے فرصتِ نشاط
ہو جسکے پاس جام وہ اب جم سے کم نہیں

اس زلفِ فتنہ زا کے لیے اے مسیح دم
کچھ دستِ شانہ پنجۂ مریم سے کم نہیں

زیبا ہے چہرۂ زرد پہ کیا اشکِ لالہ گون
اپنی خزاں بہار کے موسم سے کم نہیں

سرعت ہے نبض کی رگِ سنگِ مزار مین
دلکی تپش کچھ اب بھی تپِ غم سے کم نہیں

ہوتی ہے جمع زر سے پریشانی آخرش
درہم کی شکل صورتِ درہم سے کم نہیں

ساقی ملے ہزار فلاطون ہیں خاک مین
جو خم تہی ہے قالبِ آدم سے کم نہیں

اوس حور وش کا گھر مجھے جنت سے ہے سوا
لیکن رقیب ہو تو جہنم سے کم نہیں

شورابۂ سرشک سے دھوتا ہوں زخمِ دل
تیزاب میرے حق مین یہ مرہم سے کم نہیں

ہاتھوں سے تیرے پارۂ الماس زخمِ دل
مجھکو تو جلوۂ گل و شبنم سے کم نہیں

اے ذوق کسکو چشمِ حقارت سے دیکھیے
سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں

دیوان ذوق

[illegible]

برہمن خشک ہون کیسے ہو گو خرقہ فقیر
سمجھ کہ کرتے ہدف کی پوشش نمد سے ہین

وہ ایک دم کہ جس مین میسر ہو وصل یار
بہتر سمجھتے ہم اوسے عمر ابد سے ہین

چھلکے ہین یان مئے روش نشۂ شراب
ہو جاتے بدمزہ ہین جو بڑھجاتے حد سے ہین

ہرچند ناتوان ہین مگر رکھتے دل قوی
ہم عشق کی کمک سے جنون کی مدد سے ہین

جان لباس ہون سکے نہ ظاہر لباس پر
عاری عبای ہوش و قبای خرد سے ہین

مفلوظ ہین جو رکھتے ہین ورد عشق قدیم
ابجد کا قفل قاعدہ اب جد سے ہین

دل کے ورق پہ ثبت ہین مصلہ داغ عشق
ہم کرتے ذوق عشق کا دعوی سند سے ہین

باہمین انکھونسے اونکی ادا دم لیتے ہین
ہم اپنے ہاتھون کا کام نگرانی کا لیتے ہین

ترے خرام کے پیرو ہین جتنے ہین فتنے
قدم سب آنکے وقت خرام لیتے ہین

شب وصال کے روز فراق ہین کیا کیا
نصیب مجھسے مرے انتقام لیتے ہین

ترے اسیر جو صیاد کرتے ہین فریاد
تو پھر وہ دم ہی نہین زیر دام لیتے ہین

جھکا ہی سر تسلیم ماہ نو پر وہ
غرور حسن سے کسکا سلام لیتے ہین

ترے قتیل بتاتے نہین تجھے قتال
جب اونسے پوچھو اجل ہی کا نام لیتے ہین

ہم اونکے زور کے قابل نہین ہین تو نہ ورد
جو عشق مین دل مضطر کو تھام لیتے ہین

دیوان ذوق

[illegible]

غزل

[illegible]

| | |
|---|---|
| چشمۂ آئینہ مین کب تر ہوا پاسے نگاہ | اس طرح جاتے ہین دیکھا پاکدامن آب مین |
| پھرتا ہے سیل حوادث سے کہین مردون کا منہ | شیر سیدھا تیرتا ہے وقت رفتن آب مین |
| صحبت صافی دلان سے شون مکدر تیرہ دل | زنگ سے آلودہ ہو جاتا ہے آہن آب مین |
| اب بھی گریہ سے مجھے فرصت نہین ہے چارہ وا | گوکہ مین ڈوبا کھڑا ہون تا بگردن آب مین |
| ملاس قلیان مین رکھا ہے اوسنے ابر مردہ کو | ڈوب مر رو رو کے تو ای ابر بہمن آب مین |
| دیکھنا آئی ڈوبنہ منہ پہ اوسکے وقت خواب | برج آبی مین ہے مہ یا مہر روشن آب مین |
| مین وہ ہون تشنیدل کہ جائے گر دریا کو خاک | گر پڑے گر ذرہ میری خاک مدفن آب مین |
| یاد آتا ہے مین زندگی بھر تشنہ دیدار یار | جیسے مستسقی کا دم ہوتا ہے بر دن آب مین |
| سایۂ سرو چمن تجھ بن ڈراتا ہے مجھے | اژدہا ہین ہو کے عکس شاخ گلشن آب مین |
| وعدہ ہے آنے کا اوسکے ابر کھلجائے تو ای | ڈالتا ہون مسبدم اوٹھکے فرعون آب مین |
| خط کو ہم لکھنے جو بیٹھے آنکھ سے امڈے سرشک | بہ گیا خط لکھتے لکھتے مشفق من آب مین |

## غزل

| | |
|---|---|
| اس گلستان جہان مین کیا گل عشرت نہین | سیر کے قابل ہے یہ پر سیر کی فرصت نہین |
| علم جسکا عشق اور جسکا عمل وحشت نہین | وہ فلاطون ہے تو اپنے قابل صحبت نہین |

ناتمام

سنتے ہیں اسکو چھیڑ چھیڑ کے ہم
کس مزے سے عتاب کی باتیں

دیکھ اے دل نہ چھیڑ قصۂ زلف
کہ یہ ہیں پیچ و تاب کی باتیں

ذکر کیا جوش عشق میں اے ذوق
ہم سے ہوں صبر و تاب کی باتیں

ہے جی میں اپنے غرۂ جوہر کو توڑ دوں
آئینۂ خیال سکندر کو توڑ دوں

میں کاٹ دوں پہاڑ کو پتھر کو توڑ دوں
پر کیونکہ تیشے سے بت کافر کو توڑ دوں

کیا وہ جام ہو جو کبھی سر پہ دور چرخ
گر چاک پہ پھر کے تو میں ساغر کو توڑ دوں

راہ جنوں میں جلد اوٹھاؤں جو میں قدم
پائے رفیق و ہمت رہبر کو توڑ دوں

کیا دشمنی ہے اہل کرم سے کہ ہے چرخ
یہاں تک جھکاؤں شاخ ثمر ور کو توڑ دوں

ساقی لڑائیوں ہے تری چاہتا ہے جی
باہم لڑا کے شیشہ و ساغر کو توڑ دوں

ق

احسان ناخدا کے اوٹھائے مری بلا
کشتی خدا پہ چھوڑ دوں لنگر کو توڑ دوں

ہر موج بحر عشق کو دل چاہتا ہے تو
کہتی ہے دست و پائے شناور کو توڑ دوں

نازک کلامیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

پھر اوس صنم کو یاد کر کے داغ دل میں ذوق
نشتر چبھو کے میں سر نشتر کو توڑ دوں

دیوان ذوق

ناتمام

غم نامہ اپنا صفحۂ محشر سے کم نہین — ہے شورِ الغیاث صریرِ قلم نہین
گو اضطرابِ دل کو بیان کرتے ہم نہین — پر جو نگاہ ہے رگِ بسمل سے کم نہین
ہے لوٹ جنبشِ زر سے یہ دامن بہار کا — گر چھینٹ بھی پڑی تو بجز درم نہین
یہ ضبطِ پیچ و تاب کہ ہے سر فراز — گیسوی و وشمع مین بھی پیچ و خم نہین
منصور یار شیکار کرتے ہین جیسے سیف — اور مجھ مین مثلِ بازیِ شطرنج دم نہین
سر بار عشق کے لیے دار الامان کہان — محفوظ قطع سے سرِ شمعِ حرم نہین

## غزل

گذرتی عمر ہے یون دورِ آسمانی مین — کہ جیسے جائے کوئی کشتیِ دخانی مین
رد کا وخوب سین طبع کی روانی مین — کہ ہو فسانو کی آتی ہے بند پانی مین
دفورِ اشک اگر سر بامج ہوا پیدا — فلک رنگِ گل نیلوفر ہو پانی مین
کہانیان ہین حکایاتِ خضر و آبِ بقا — بقا کا ذکر ہے کیا اس جہانِ فانی مین
نہین خضاب سی مطلب یہ ہین موسفید — سیاہ پوش ہوئے ماتمِ جوانی مین
وہ سیاہ گھر کو سدھار اور ہم کو چھین — پھرے بھٹکتے ہوئے کوہی بیابانی مین
ستمگرون کو دیکھین جبین ابرو پیا — کہ جوہر ایسے کہان تیغِ اصفہانی مین

ردیف نون

تمام

اشعار متفرقات غزلیات

ناتمام

ناتمام

ناتمام

## ردیف نون

خط پڑھ کے اور بھی وہ ہوا پیچ و تاب میں
یاں اب یہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں

کیا جانے کیا لکھا تھا اسے کیا اضطراب میں
واں ایک خامشی تری سب کے جواب میں

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں ذوق
کیا ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہہ گیا

نے بادہ غرور کی پینا ہوا ذوق جو نشئہ
کی توبہ نے وقوف سے ناحق شباب میں

ناتمام

اکیلے دل سے لوں تجھ سے ہنروست قاتل ہے تعذر
چار نگاہ سے کروں کیسے کر نہیں ہو سکتا

جان و دل ان دیا دل مجھ دوست یہ دل کو نذر دینا
اب وہ ایسے کو نذر دینا کیوں دل کو نذر دینا

ناتمام

لگے ہیں تیر تیری ناوک مژگان دل میں
گھر ہی کر بیٹھا ہمارے غم ہجران دل میں

اتنے موتی نہیں جتنے ہیں پیکان دل میں
ہنسے جانا تھا کوئی دن کا یہ مہمان دل میں

ناتمام

ناتمام

ناتمام

ناتمام

دیوان ذوق

ناتمام

ناتمام

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible] عاشق [illegible]

قطعہ

[illegible]

دیوان [illegible]

آج گھر سے آئے ہو گھبرائے ہوئے ہیں چشم تر
نگاہ تیری [illegible] کفن کی فکر میں

ردیف واو

دانۂ خرمن سے ہے ہمین قطرہ ہی دریا ہمکو
آگے ہے جز مین نظر کل کا تماشا ہمکو
اس بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا ہمکو
کہ فلک آیا نظر خاک سے چھوٹا ہمکو

| | | |
|---|---|---|
| | مطلع | |
| ہنسا لے ہے سرشک کے دھوان میں تیری آنکھیں | | کہنہ بیٹھیں نہ کچھ سیف زبان ہیں تیری آنکھیں |
| | مطلع | |
| مرے نالوں سے چپ ہیں مرغ خوش الحان گلشن میں | | صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقارخانے میں |
| | مطلع | |
| سینہ و دل پہ مرے زخم جگر ہنستے ہیں | | ہنسنے و چارہ گرو ہنستے ہی گھر بستے ہیں |
| | مطلع | |
| صوفی ہے کہ مے کش قابل ہے مرے دونون ہیں | | پر مذہب و مشرب سے غافل ہے مرے دونون ہیں |
| | مطلع | |
| مرگئے پر بھی تغافل ہی رہا آنے میں | | بیوفا پوچھے ہے کیا دیر ہے لیجانے میں |
| | شعر | |
| میں ہوں وہ جگر خون کہ مسامات بدن سے | | گر خون بھی نکالوں تو شفقی رنگ نکالوں |
| | شعر | |
| کہتی ہے ماہی بریان کہ دہیران قضا | | داغ دیتے ہیں او جسکو درم دیتے ہیں |
| | مطلع | |

[illegible]

[illegible]

دیوان ذوق

الجھ گئی ہی دل کی یہ یونہی کس کی زلف کے سات — کیا سبب کچھ نہین کھلتا یہ بتا ہمکو
ہم وہ مجنون ہین کہ گرد رم آہو کی طرح — بھاگے ہی دور سبب سے دیکھکے صحرا ہمکو
کس سے تدبیر پرستی ہو ہماری جون زلف — گر شکستون سے بنایا ہے سراپا ہمکو
جا بجا نام تو جون نقش قدم ہو گیا — خاک گم ہو گئے کیا ڈھونڈنے عنقا ہمکو
اور بھلا وہ کہان ہو نہ ہوا حضرت دل — در دوا ہمکو ہمارا ہو تمہارا ہمکو
پھینک کر شیشہ دل اتنا ہی کہتا ہی وہ مست — کیا بنایا تھا ہتیلی کا پھپھولا ہمکو
اثر کفر ہے طاعت سے بھی اپنی پیدا — نقش سجدہ کا ہی پیشانی پہ ٹیکا ہمکو
نخل خرما کی طرح باغ محبت مین ملا — کثرت زخم سے اک خلعت زیبا ہمکو
ایکدم تنگ وہ آئی تھی بغل مین آ کر — غم دوری سے کیا تنگ ہی کیا کیا ہمکو
تن سے کیا جان کہ جان اپنی نکلی یاد کر — ہو بشر ملی ترے آنے کا بھروسا ہمکو
آن پہونچی سر گرداب فنا کشتی عمر — ہر نفس باد مخالف کا ہی جھونکا ہمکو
ہو سکے لاغری و ضعف کہان مانع شوق — تیری جانب یہ پرواز مین عنقا ہمکو
ہم گئے جسکی طرف جون گل بازی کہو — پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہمکو
رشک تھا اپنے نوشتے مین کہ اوس نے خط — خط لکھا غیر کو اور ہمکو لکھکے بھیجا ہمکو
ہر قدم پاؤن مین سر گشتہ ہین خار سر دشت — ای جنون تو نے تو کانٹون مین گھسیٹا ہمکو

[illegible]

[illegible]

ہے وہ ہی جنبش لبہای جراحت اس قتل | کس لب تیغ کے بوسے کا ہی لپکا ہمکو

ہم وہ ہیں گرم رو راہ وفا جون خورشید | سایہ تک بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو

خال سرمہ کا تمھیں چاہیئے زیبائش کو | اختر سوختہ ہوا پناہی زیبا ہمکو

یہ تو یوں ہیں مضطرب اور سینہ میں لاکھوں روزن | دلکا رہنا نظر آتا نہیں اصلا ہمکو

پیکاں مژگاں سے لہو ہو کے جگر آخر کار | ایک مدت سے اسی ٹپکے کا ڈر تھا ہمکو

خط توام سے لکھو گور پہ تاریخ وفات | کہ رہی وصل کی تا مرگ تمنا ہمکو

کون غلطید تھا خاک سر کو پہ تیرے | خواب شب بستر مخمل پہ نہ آیا ہمکو

جسکی آوازسی ہوں رفتگی سوا گھڑی | وہ محبت فی دیا سلسلہ پا ہمکو

اک حلاوت ہے عداوت میں بھی اوس ظالم کی | کہ اگر زہر بھی دیتا ہے تو میٹھا ہمکو

دیکھیا آخر کو نہ بھوڑے کی طرح چھوڑا ہے | ہم بھرے بیٹھے تھے کیوں آپ نے چھیڑا ہمکو

ٹپکے ہی جا عرق ہر بن مو سے پیکاں | یہ ہدف کسنے کیا تیر جفا کا ہمکو

ہمسفر ہو نسکا کوئی بھی اپنا لیکن | جادہ پہونچانے گیا تا لب دریا ہمکو

ہم وہ ہیں رند کہ اس عالم پیری میں بھی | انس میخانے سے جوں پنبۂ مینا ہمکو

سنگدل ہیں دن اب گور میں بھی بھاری ہے | ہو سوم میں یہ آنیکا جو دھڑکا ہمکو

تو ہنسی سے نہ یہ کہہ مرتے ہیں ہم بھی تم پر | مار ہی ڈالے گا بس شک بچارا ہمکو

[illegible]

دیوان ذوق

## قطعہ

دیکھا ہر طرح سے صیدی کبوتر کی طرح
ہاتھ سے اوس بت بیدرد کی ایذا ہمکو
صید ہی ہیں نہ خطا ہی کا کچھ کھٹکا ہے
صبح بھی ٹھہری تو پھر کاہی کو چھوڑا ہمکو

ذوق

[illegible]

اوس تو بختون کا دن ... جلوہ بچھڑ وہ حق ہو

اگر غافل ہو سے کا ... کو بیان چاہیے کہ

ودیعت سے وہ شیئی ہو ...

مری زندگی بھی تری ... کو دیکھا سو ...

جان ... اگر رنگ گلشن ہو ...

مین ہو وہ ... مستی کا عالم

جو سوتی بھی پیر باعث خونناب کانی ہو

مرجائیگا جو تیر اگرفتار دام زلف

یہ تنگنا سی دہر مین منزل کی اب رہے

اوسکی ہو کوی محبت کی ہاتھہ او ٹھا

موت ہی سے کچھ علاج درد فرقت ہو تو ہو

ہو تو ہوا ہو کیونکہ جینا اب آباد دل

کتنے مین شور قیامت جسکا دم تیرا یہ

گر ہیسے ہی آگ مین پڑا نہ سا کر زخم ضعیف

انتظار یار مین جو چشم ہو جاوے سفید

آدمیت سی ہی بالا آدمی کا مرتبہ

اب یہان پر بھی نہیں آتا کبھی الفت کا نام

دروازہ گھر کا اوس سنگ بنا ہو پھیر تو

تربت پہ اوسکی جال کا پائیگا پیڑ تو

غافل نہ پاؤن حرص سے کے پھیلا سو گیر تو

اے ذوق یہ دکھانہ سکیگا کہ کہیں تو

غسل میت ہی ہمارا غسل صحت ہو تو ہو

عشق غارتگر اگر دنیا سے غارت ہو تو ہو

تیری مستون کی سفیر خواب غفلت ہو تو ہو

آدمی سے کیا ہو لیکن محبت ہو تو ہو

ہر ویک اسعدین کہان ہو داغ حسرت ہو تو ہو

پست ہمت یہ نہو او پست قامت ہو تو ہو

آنکھ کے نقشون مین کچھ رسم کتابت ہو تو ہو

آج ایسا بگڑی ہی تیری کی پیادہ مین نہ سہنا سے

ذوق وہ تیری ادی ... تضیات ہو تو ہو

تمنا نہیں ہے کہ او دل کو ... کا صدمہ ہو کہ مرد شکستہ ہے

یہی حق ہو قاتل اگر حق ولائے یہ لیلی تری یاد ون سجان بحق ہو

## دیوان ذوق

## ... غزلیات

[illegible]

ای قاتل حلق بریدہ سے اک شعلہ دل جو سرکش ہو
تو روشن حلقہ جیب سے اپنے دیکھے نورِ آتش ہو

ہو وہ اسیر و صبح ہجران مجھسے رخصت ہو کشش ہو
کیون کھینچون آہ کہ خود بھی پنہان پردۂ آتش ہو

لبریز شراب ناز دکھا تو ساغر چشم کافر کو
تا زاہد پاک اندیش ہو تا صوفی دلکش میکش ہو

تم دیدۂ زخم دل پہ نظر کرتے ہو دکھلا نے کو
پر بس تیغ ناز سے اپنے دل میں عشق ہو

دل تنگ ہیٔت کے جون ذکر یا جیب کر چشم کا ذکر ہو
ابرو جنبش ابرو سے کیونکر نہ زیر کشا کش ہو

لبیک و اذان ناقوس جرس یا خندۂ قلقل نالہ سے
دل کھینچے میں ہان کوئی ہو پر ایک نوای دلکش ہو

ہین تیرے گھر کے آرائش دشمن جان ہو عاشق کو
محراب طاق کمان بنجا تے دستہ نرگس ترکش ہو

مانند

ناتمام

ناتمام

سینے جو وہ مژگان سے تو خدنگ کا … نہ سمجھو تم لے دیوار قہقہہ کا

ناتمام

اثر ہے وہ مری وحشت کا تیغ حسب ضبط … گہ میں پہ نام کو لکھے دشمن سنگ کا گھر بھی بیاباں ہو
ترا مجنون نقش وحشت میں آتش قدم گر ہو … جلادے زیر پا گو خار مژگان ہیبت ہو
بچائے حق تعالیٰ اوس پہ … کہ خون شہید کا عبث ہے جو جسم کو خون کا ہو
روانی قتل پہ موقوف ہو گر ہم اسیروں کی … روانی تیغ کی پابستہ زنجیر ہو
دیا ہو گر سبک دوش آشنا کو اپنی صحبت نے … تو ہیں ساتھ کیوں لگا ہے …

ناتمام

کو سون کیا تنگی زمانے کو … کہ نہیں جاہے سر اوٹھانے کو
قصد کعبہ کا تھا پھر سے اوٹھے … چوم کر اوسکے آستانے کو
تو نکل کر رہو تو عشق میں ہم … ایک آندھی ہیں خاک اوڑانے کو

ناتمام

یہاں تک لاغری ہے اس تن بیمار کے تن کو … عجب کیا ہے جو سمجھے طوق گردن چشم سوزن کو
زیادہ ہوتا ہے میری ہیں … نقش آثار … یہ بالوں کی سپیدی شیر کی ہے مار …
کنندہ نام و شہرت کھینچ لاتی ہے عدم سے بھی … لپٹ کر شکل طوق فاختہ عنقا کی گردن کو

ناتمام

دیوان ذوق

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

| | | |
|---|---|---|
| اشکباری مری مژگان کی ذرا دیکھیں تو | | کتنے پانی مین ہین پیاسے ترے خوار بھلا دیکھیں تو |
| | مطلع | |
| چھپتا ہی نہین ساتھ ترے نقشون مین چھپا تو | | پلکون سے اٹھا کے نہ ہاتھون سے گرا تو |
| | مطلع | |
| تیر سے یار کو گر اپنے سینے کی تمنا ہو | | فلک پہ سینکے ہنستے ہنستے شادی کی تسلیم |
| | مطلع | |
| چرخ ضدی ہے کوئی ضد نہ دلاؤ اوسکو | | گر سنے ہو وہ کوئی غرقی تو جلا سکتا دو اوسکو |
| | مطلع | |
| جب کر جنگ تو فلک کی تو مجنون اہل ہون کو | | کہا وہ نا صبا کھچوا سے شاخ ہیجون کو |
| | مطلع | |
| عبث تم اپنا رکاوٹ سے منہ بناتے ہو | | وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکراتے ہو |
| | ردیف ہای سوز | |
| سے لئے ہین سینے پیار سے ہم اور زیادہ | | تو لطف مین کرتا ہے ستم اور زیادہ |
| وین کیونکہ نہ ہو داغ الم اور زیادہ | | قیمت مین بڑھے دل کی درم اور زیادہ |
| ساتھ اپنے ہی اب فوج الم اور زیادہ | | کرتو بھی بلند آہ علم اور زیادہ |

گر میری فاسرح دو ہی ہونہار محبت
ہو پشت فلک مین ابھی خم اور زیادہ
دشمن کی بجا سیدھی نگاہون پہ کہو تیغ
سیدھی ہی اوڑا ایک اوچھین ہو خم اور زیادہ

ای ذوق ... برا دھیں کم اور زیادہ

ہیں ... قناعت میں ہی ... وقت کم اور زیادہ

دیگر

... جہان ... کرامت عالی ... اور زیادہ

قطعہ

... اور زیادہ

ای ذوق وقت نالے کے رکھ لے جگر پہ ہاتھ
ورنہ جگر کو روئیگا تو دھر کے سر پہ ہاتھ
میں ناتوان ہوں خاک کا ... [illegible]
[illegible]

پیراہن ذوق

| | |
|---|---|
| ہے رونق ... مرگ میں ... ہم | ... جو ہوا آتش غم اور زیادہ |
| ... [illegible] | آتا ہے مزا ... میں ستم اور زیادہ |
| جو پیٹ کے ... [illegible] | رکھیں تو ... جیسے شکم اور زیادہ |
| ... [illegible] | ... قدم اور زیادہ |
| صیقل دل عاشق میں ہے ... | ... اور زیادہ |
| گر ... خاک ... [illegible] | ... اور زیادہ |
| ... [illegible] | ان ... قسم اور زیادہ |
| کیا قہر ہے جتنا کہ وہ چاہت ... | اوتنا ہی اوسے چاہیں گے ہم اور زیادہ |
| چالیس قدم ساتھ وہ تابوت کے آئی | کیا ہو جو بڑھیں چند قدم اور زیادہ |
| ... نبض میں ... [illegible] | ... ہوگا جو ہوگی تپ غم اور زیادہ |
| کہتا ہے مرا شوق جراحت ... | اس تیغ دو دم میں ہیں زخم اور زیادہ |
| کیوں میں نے کہا تجھسا ... | مغرور ہوا اب وہ صنم اور زیادہ |
| کہتا ہے گلے لگ کے مرے وہ دم خنجر | ... عشق کا ... تو دم اور زیادہ |

قطعہ

| | |
|---|---|
| اس عاشق بیچارہ کا ہی آج برا حال | ... سے ہی آنکھوں ... اور زیادہ |

[illegible]

روز آفرینش نہیں ہیں دل پہ چھن کے ساتھ
جب تک نہ زخم تازہ ہو زخم کہن کے ساتھ

یاد آ گیا ترا قد رعنا جو باغ میں
کیا کیا لپٹ کے روئے ہیں سرو چمن کے ساتھ

وحشی کو جسنے دیکھا دم آہو نگاہ کی
جنگل میں پھر رہا تھا قلاچین ہرن کے ساتھ

ناخن بہ عقدہ ہائے خدا یا تجھے اسے پنجہ جنون
ٹکڑے اڑا دے جامہ کے تو پیرہن کے ساتھ

افسردہ دل کیواسطے کیا چاندنی کا لطف
لپٹا پڑا ہے مردہ سا گویا کفن کے ساتھ

پایا ذرا اثر نہ کہیں اتنا پھر پھرے
سر مارتے ہیں آہ سپہر کہن کے ساتھ

اللہ رے لاغری کہ ترے ناتوان کی نعش
اُڑتی پھرے ہے بوے عبیر کفن کے ساتھ

دوزخ میں بھی پڑیں تو نہ سیدھے ہوں جسم سرگشتہ
آتش میں پیچ و خم ہیں سن کے رسن کے ساتھ

گندم ہی سینہ چاک فراق بہشت میں
آدم کو کیا نہ ہو گی محبت وطن کے ساتھ

اللہ رے تاب حسن کہ اوسکا دُرِ بلاق
چشمک زنی کرے ہے سہیل یمن کے ساتھ

وحشت گئی نہ بعد فنا بھی مرا غبار
باتیں کرے ہے سقف سپہر کہن کے ساتھ

تیرے بلا کش اژدر دوزخ کو کھینچ لیں
اک آتشین کمند دل شعلہ زن کے ساتھ

ممکن نہیں ہے ذوق علائق سے چھوٹنا
جب تک کہ روح کو ہے تعلق بدن کے ساتھ

جنون کے جیب ہی سے نہیں کھینچ جاتے ہاتھ
سلوک سینہ سے کر کچھ پکڑ کے چلتے ہاتھ

متفرقات ردیف ہای ہوز

مطلع

ایمان و دین

تو جان ہی ہماری اور جان ہی سے کہو
ایمان کی کہیں گے ایمان ہی ہے

مطلع

نگاہ وہ ترک کہ جس کی ہیں جفا کی پناہ
اور ادا کی آنکھ وہ کافری بس خدا کی پناہ

مطلع

ردیف های الحاق

[illegible]

اٹھتا ہے اودھم عشق کے بیمار سے
کوئی بچتا بھی ہے اس آزار سے

انس ہے بلکہ دل کو تیر یار سے
سینہ مشتاق ہے چشم بھی سوفار سے

میرے طرز نالہ ہائے زار سے
سیکھے بلبل ہے لہو منقار سے

یون نگہ نکلے ہے چشم یار سے
مست جیسے خانہ خمار سے

وحش گل پر مجھکو ہے بار سے
کم نہیں تار رگ گل خار سے

آئینہ اوس شعلہ رخسار سے
گرم ہے دکان آتش کار سے

در نصیب وسکے ہین گرد یار سے
بہنی ہدا آنکھون کو لذت کے تار سے

ہار ہے گر سیلی وہ زلف پر چرق
بجلی گرتی ہین دندان وان ہار سے

معنی موج تبسم سے ترے
گل چمن مین ہین جگر افگار سے

ہے قسمت تلخکامی ہو نصیب
ہمکو اوسکے لعل شکر بار سے

کرتا ہے دست جنون جب کشمکش
جی اوجیتا ہے نفس کے تار سے

سنکے میری جان کنی کو کوہکن
جون صدا اوٹھا پہاڑ کہسار سے

پہ بھی اوس نازک بدن کو بار ہو
گر کمر باندھے نظر کے تار سے

نقطۂ خال اوسکا سودا خیز ہے
پھرتے ہین اک بار تو ہم پرکار سے

اوٹھ چکا وہ ناتوان جو رہ گیا
دب سکے تیرے سایۂ دیوار سے

سر مرا اوڑ کر تری تلوار سے
اودھم ہے کانٹا موزون عجب
منتخب ہے مخزن اسرار سے
صاف اک ابر شفق آلودہ ہے
زلف اوسکی سرخی رخسار سے
خاک عاشق پر وہ اٹھ جائے غبار
فتنۂ محشر تری رفتار سے
ناکسون سے کیا رو کین دار سے
اوٹھے کب دامن صبا کا خار سے

مژگان کی صف دیوار سے
[illegible]

## قطعہ

[illegible]

ہر اک گردش میں ہے انداز فتنہ زا سمجھے
فلک کو ہم کسی کافر کی چشم سرمہ سا سمجھے

ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
اور اس پر بھی نہ سمجھے وہ تو اوس بت سے خدا سمجھے

برائی میں ہماری وہ اگر اپنا بھلا سمجھے
برا سمجھے بتاں سمجھے برا سمجھے بتاں سمجھے

سمجھ لے سنگدل آرام جان مبتلا سمجھے
پڑے ہیں ناتواں سمجھ پہ اپنے ہم سمجھے تو کیا سمجھے

تو نے خاکساری کو جب اپنا خاک پا سمجھے
ہم اپنی خاکساری اپنے حق میں کیمیا سمجھے

سے کشتے ہوئے ہیں اب عشق کے بیکس ہو
مگر شور قیامت کو تری آواز پا سمجھے

نسیم صبح گلشن میں اگر ہو دم عیسیٰ سمجھے
ترا بیمار غم تجھ بن ہو ہم جانگزا سمجھے

روان ہو اس سے سبا نسر سے کاروان گل
چٹکنے کو صبا غنچہ کی آواز درا سمجھے

ہے سے خوشت نوا ہو کیا جانے یعین تمنا فل کے
اسے بھی آپ کیا میری بخت نارسا سمجھے

حساب اے صلاح پوچھے کیسے میر دل کے زخم کا
حساب باد و بستان میں سر دل اگر وہ دلربا سمجھے

اگر دل کو نکالا چیر کر پیکاں تو سمجھے وہ
کہ عاشق اپنے پہلو میں پیکاں کو دل کی جا سمجھے

کرے آہ رسا میری جو سیر عالم بالا
فلک کو بھی یوں ہی اک ابلہ سا زیر پا سمجھے

ہنسے ہی زخم دل تدبیر پہ جراح کی کہ وہ
انہیں ٹانکے نہ سمجھے خندۂ دندان نما سمجھے

محبت سے اگر ہو معلوم ہوا دس دشکستن کا دل
دل الشکستہ میر اپنے حق میں مومیا سمجھے

خدایا ہو نکلے نامہ بر لکھا نصیب ہوں کا
گر لنگے لیکے خط کیا مدعا کیا مدعا سمجھے

چادر آب رواں ... جوش گریہ کا ہر ...
دل پہ ہوں گر داغ سوزاں عشق میں ... رو مال ہے
پھر تو خسرو کا بھی گنج سوختہ کیا مال ہے
کھاؤں میں ہیرا جو اوس میں ... دل گر ... کی
جو رنگ پان ہو وہ جھاڑ شیر کا ساں بال ہے
ہیں جہاں دفن تمہارے کشتگان ناز کے
محل کی جا بید مجنوں ہی ... پامال ہے
شوخ قاتل کو ... کیا چاہیے ... رنگ پان
خون اعجاز ... لب او سکا لال ہے

# دیوان ذوق

| | |
|---|---|
| رکھے ہے حوصلہ دریا کب اہل ہمت کا | نہیں ہے اتنا کہ بھر کا منہ حباب تو دے |
| خشک لبوں کی اگر شست خاک دہ نہیں | پٹے تو واقعی اگلا بار آگ و آب تو دے |

پہونچ رہو گی منزل فنا تو ذوق
مثال نقش قدم کرنے پا تراب تو دے

| | |
|---|---|
| کب حق پرست زاہد جنت پرست ہے | حوروں پہ مرا ہے یہ شہوت پرست ہے |
| دل صاف ہو تو چاہیے معنی پرست ہو | آئینہ خاک صاف ہے صورت پرست ہے |
| درویش ہو وہی جو ریاضت پرست ہو | تارک نہیں فقیر بھی راحت پرست ہے |
| جو زلف سے چھٹا نہیں مرغ دل سمجھ | خفاش تو نہیں ہے کہ ظلمت پرست ہے |
| دولت کی رکھ نہ آس کہ کنج ستی امید | موذی وہ دیگا کیا کہ جو دولت پرست ہے |
| عنقا نے گم کیا ہی نشان نام کے لیے | گم گشتہ کون کہتا ہے شہرت پرست ہے |

یہ ذوق کی پرستش ہو یا ضم پرست ہے
کچھ ہے بلا سے لیک محبت پرست ہے

| | |
|---|---|
| زخم دل پہ کیوں کے مرہم کا استعمال ہے | مشک گر بھیگا ہے کو کیا اون کا بھی کال ہے |
| قبر میں عاشق جو تیرا مضطرب احوال ہے | لوح تربت پہ بھی لکھا سو وہ زلزال ہے |
| مہندی جانا تھا کف پا میں تمہارے خال ہے | لیکن اب دیکھا سو یہ دل پامال ہے |

[illegible]

دیوان ذوق

ہو وے دل مظلوم ہمارا کیون نہ شہید دشت بلا
ذرے اسکے شامیون کا وہ زلف معنبر لشکر ہے

ہو وے زحمت کش کو ایذا کیونکہ نہ دیوین جسم ضعیف
دشمن مار زخم رسیدہ مورونکا لشکر ہے

کعبہ تو بہ خدا ہی رکھے آج کہ جوش ابر ہستین
اک اصحاب الفیل کا سایہ دوش ہوا پہ لشکر ہے

ہین وہ شاہ کشور رستم ہوون یار وجنکے ساتھ سدا
جوش اشک کی دولت سے جون موج سمندر لشکر ہے

گاہ ہجوم یاس مین ہے دل گاہ ہجوم حسرت مین
ہے یہ مرد سپاہی پیشہ کبھی تا لشکر لشکر ہے

خال چشم جانان کا مژگان سے تجمل دیکھو تو
اوترا پشت پہ مچھلی کے کتنا لیکے سکندر لشکر ہے

ہو وے امام برحق پیدا ذوق اگر تو دیکھ ابھی
ہو تا گروہ اسلامیون کا جون سبحہ گوہر لشکر ہے

میری خاکستر اوڑتی پھرتی ہے ہر سو دوست ہے
اور سمین کچھ انکا ہو باقی بھی ہو وے کوکب ہے

ہو گیا جلوہ تجھے شوق کی آنکھوں میں نہاں | کیونکہ آئے شب ہجراں میں کہو خواب مجھے

## غزل اول نا تمام

لیتے ہی دل جو عاشق دلسوز کا چلے
تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

اے غمزے تجھے تمام شب ہجر میں نہ کھا
سننے دے کچھ کہ صبح کا بھی ناشتا چلے

ابل سنے غرور حسن میں پہنچے نہ یاں
مانند آفتاب وہ سنے نقش پا چلے

کیا سنتے گلی سے تری ہم بہ بوئے نسیم
آئے تجھے ... خاک اور اڑ اڑا چلے

افسوس ہے کہ ساتھ میں ہوا کی طرح
ہم جسکے ساتھ ساتھ چلیں وہ جدا چلے

قاتل جو تیر دل میں کاوش نہ ہو تو کیوں
ترکش سے تیر حلق پہ خنجر ترا چلے

اور وہ سرمہ ... چشم میں نگاہ
دیکھا جہاں ہے صاف ہی اہل صفا چلے

کیا دیکھتا ہے ہاتھ مرا چھوڑ دے طبیب
یہاں جان ہی بدن میں نہیں نبض کیا چلے

لیجا کہیں نہ تیرے کشتہ کو جنت میں بھی کر
کھینچ کے تیر گھر کی طرف دیکھتا چلے

اے ذوق بے غضب نگہ یار الحفیظ
وہ کیا ہے کہ جیسے تیر قضا چلے

الگ تا ہو نہ کچھ کچھ مرا ہر تار دامن سے
نہ دامن جا سکے چھوٹے نہ چھوٹے خار دامن سے

خبر ہوں جیب کی یا میں ہوں ہشیار دامن سے
جنوں الجھے میں ناخن جیب اور خار دامن سے

دیوان ذوق

دیوان ذوق

پتھر میں تجھے کبھی ہے کہ آنسو پونچھتا ہوں میں
کبھی تو آستین سے اور کبھی آ یار دامن سے

کہاں وہ ہے سم طفلی کہ ہم دامن سنواروں میں
لیا کرتے تھے کار توسن رہوار دامن سے

مرا وہ گریۂ غم خندۂ عشرت سے بہتر ہے
اگر آنسو مرے پونچھے وہ گل رخسار دامن سے

میں وہ آلودہ دامن ہوں بنا ہیں تار سبحہ کا
فرشتہ پاک کرتے ہیں لپٹ کے میرے تار دامن سے

یہ صید ناتوان بسمل پڑا افتادہ اور جانے
لگائی گر نسیم دامن گلزار دامن سے

ہوا پنکھے کی خواب آور ہے کیا ایک جنبش میں
کرے سو فتنۂ خوابیدہ وہ بیدار دامن سے

نگاہ بوالہوس اندھی ہے تیرے خاک آور ان کو
چھپا لے تو چراغ شعلۂ رخسار دامن سے

نہ ہووے دل جلوں کے ذوق ہمسایہ تو لد ہی
کہ کب فانوس بو بجھے شمع کا رخسار دامن سے

ہوں میں لاغر جھکے قامت یک خس کے بوجھ سے
جوں کمان دہ جھکے ہے یا مگس کے بوجھ سے

یہ اسیری میں گران خاطر ہوں میں جاتا ہے ٹوٹ
آہنی قلاب بھی میرے قفس کے بوجھ سے

زندہ تو دو بولے ہے اور پیری ہے مرد آب میں
بوجھ شاید جسم کا کم ہے نفس کے بوجھ سے

باندھے وہ ناقے کی گردن میں ڈال لان قیس
بوجھ اسکا کم ہے اے لیلی جرس کے بوجھ سے

نکلے دنیا سے کہاں احمق اوٹھا کر بار حرص
رہ گیا یہ گدھا دلدل میں پھنسکے بوجھ سے

اپنے دامن میں لئے میرے گل لخت جگر
جی دھڑکتا ہے کہیں چھولی نہ مسکی بوجھ سے

آتا نہیں یہ طاقت کیا دیر لگائی ہے

ساقی نے دم عشرت کیا دیر لگائی ہے

تو اے دل بے حسرت کیا دیر لگائی ہے

اے ذوق شہیدوں کو ... کیا دیر لگائی ہے

کشتہ ہوں میں کس چشم سیہ مست کا یارب — ٹپکے ہی جو مستی مری تربت کے شجر سے

کھلتا نہیں دل بند ہی رہتا ہے ہمیشہ — کیا جانیں کہ آ جائے ہے تو اس میں کدھر سے

نالوں کے اثر سے مرے پتھر سا ہے کیا — کیوں ریشے نکلے نہ آہن کے جگر سے

اے ذوق کسی ہمدم دیرینہ کا ملنا — بہتر ہے ملاقات مسیحا و خضر سے

لیلیٰ اسا اور وہ تیر میں گھر کرے — انسان وہ کیا نہ جو دل دلبر میں گھر کرے

تیر اوس نگہ کا گر دل مضطر میں گھر کرے — ناسور عشق زخم کے پھر گھر میں گھر کرے

پتلی سیاہ دیکھیو اوس چشم مست کے — بھنورا عجب ہے یوں گل عبہر میں گھر کرے

یوں میرے دل میں جیسی ہے زنداں کی وحشت یار — ہیرے کی جوں کنی کوئی گوہر میں گھر کرے

بلبل کا آشیانہ ہے گلشن میں کیا عجب — اوس رخ پہ دل جو زلف معنبر میں گھر کرے

دکھلائے جوش گریہ اگر میری چشم تر — مردم کے غرق سیکڑوں پل بھر میں گھر کرے

گنبد میں گردباد کے مجنوں نے گھر کیا — سر گشتہ ایسا کون جو چکر میں گھر کرے

آنکھ اپنی اسکے لب پہ عجب گھر بنا گئی — جوں عنکبوت برگ گل تر میں گھر کرے

قاتل ہے اوس کو شتابی سے دھو کہیں — جوں جوہر آئینہ ترے خنجر میں گھر کرے

تمام

دیوان ذوق

غم جدائی میں تیری ظالم کہوں میں کیا مجھپہ کیا بنی ہے
جگر گدازی ہے سینہ کاوی ہے دل خراشی ہے جانکنی ہے

زمین پہ نور قمر کے گرنے سے صاف اظہار روشنی ہے
کہ ہین جو روشن ضمیر اونکا فروغ اونکی فروتنی ہے

بشر جو اس تیرہ خاکدان میں پڑا یہ اسکی فروتنی ہے
وگرنہ قندیل عرش میں بھی اسکے جلوے کی روشنی ہے

ہوئے ہیں تر گریۂ ندامت سے اس قدر آستین و دامن
کہ میری تردامنی کے آگے عرق عرق پاکدامنی ہے

ہوے ہیں اس اپنی سادگی سے ہم آشنا جنگ و آشتی سے
اگر نہ ہو یہ تو پھر کسی سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی ہے

لگا نہ اس بتکدہ مین تو دل جو ٹوٹنا ہے تو ٹوٹ کر دل
کہ کیسا ہی کوئی خوش شمائل صنم ہے آخر شکستنی ہے

نہیں ہے قانع کو خواہش زر وہ مفلسی میں بھی ہے تو انگر
جہان میں مانند کیمیا گر ہمیشہ محتاج دل غنی ہے

(کوئی)

ہین مژگان کی دو صفین گویا
اک بلا اک بلا سے لڑتی ہے
شور قلقل یہ کیون ہے دختر رز
کیا کسی آشنا سے لڑتی ہے
نگہ ناز اسکی عاشق پر
پھوٹ کس کس ادا سے لڑتی ہے

دل کی معاش غم اسی غم کی تلاش ہے — ڈھونڈھا ہوں دل سے میں کہ پڑا یہ معاش ہے

اس تکیہ میں کون ہوگا فرشتے سوا — تو آپ ہی بت پرست و بت تراش ہے

ابر بہ عید نشاط برنگ ہلال عید — سینہ میں میرے ناخن غم کی خراش ہے

نقشے وبال دوش ہیں کشتگان عشق — اور باقی ٹھوکروں ہی میں عاشق کی لاش ہے

کرتے ہیں اشک آہ میں تکلیف کیوں تلاش — ہو جاتا راز دل تو نگاہوں پہ فاش ہے

دشنام پہ جو ہمکو لگے خال کا — گویا لہ دست چشم فرنگی میں ماش ہے

کیا شاد کو عفیف کری بزبان خلق — شاباش جسکو کہتے ہیں وہ شاد باش ہے

اٹھو جہان فانی سے جو بستر وہ اٹھے — تیرا مریض عشق جو صاحب فراش ہے

ہر دم ایک تیغ تخفیف سے بھی سوا — اور اس کج ادا نے اور نکالی تراش ہے

مسکن ہے پر آج ہی دل میں نہیں ہے غم — روز ازل سے اسکی ہمیں بود و باش ہے

اے ذوق جانتا ہے وہ مہر دملیر درد
دل جسکا پارہ پارہ جگر پاش پاش ہے

بیٹھے ہیں کان زلف معنبر لگی ہوئی — سرکتے گی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی

بیٹھے بہت ہوئے ہیں نسیمی کی طرح ہم — پر کیا کریں کہ مہر ہے منہ پر لگی ہوئی

جاتے بغیر خون کوئی رہتی ہے تیری تیغ — ہے یہ تو اسکو چاٹ ستمگر لگی ہوئی

دیوان ذوق

[illegible]

ابر و باران کی نہ کیون لطف اٹھائین میخوار
کہ اور اہین گنہگار ہی رحمت کے مزے

ہے نمک پاش جو ہنس ہنس کے وہ لعل نمکین
لے رہا ہے دل مجروح جراحت کے مزے

مجھے چکھاتا ہون جو محبت کو ہے کہتے
دیکھ تڑپ کیسے چکھاتا ہون محبت کے مزے

ذائقہ چاشنیٔ عشق کا کامل ہو تو دین
شادیٔ وصل کی لذت غم فرقت کے مزے

نہیں جس بے خبری کو کوئی مزا دنیا مین
پڑ گئے وار بتا دیتے ہین غفلت کے مزے

خنجر ناز نے کیا چاٹ لگائی دل کو
چاٹتا ہونٹ ہے لیکے جراحت کے مزے

تند مزاجی کو کرین اللہ تیرے ظلم و ستم
بھولنے کے نہیں پہلے وہ عنایت کے مزے

پھر بٹھا زخم کا انگور مبارک ای ذوق
دل زخمی کو ترے بادۂ عشرت کے مزے

اول ہی سے بشر کو ہے رغبت خلاف سے
لیتا تھا کام منہ کا شکم میں بہ ناف سے

کب وہ گذرتے ہین سر لاف و گذاف سے
جنکی کہ آشنا ہی زبان لام و کاف سے

چل میکدہ مین شیخ بسر کر مہ صیام
مسجد مین تنگ بیٹھا ہی کیون اعتکاف سے

الفت نے دی چڑھا جو تپ لرزہ مہر کو
کھولے نہ آنکھ ابر سیہ کے لحاف سے

پھینکے ہی ایک جنبش مژگان مین وہ پری
اس اپنے ناتوان کو پری کو قاف سے

ہے جوہر کمال پہ ننگا اگر فقیر
ہے تیغ تیز ننگ ہی اوسکو غلاف سے

دیوان ذوق

[illegible]

چھوڑ دیتے ہیں قلم جوں قلم آتشباز
تیرے شرح تپش دل کی کتابت والے

کبھی افسوس ہے آتا کبھی رونا آتا
دل بیمار کے ہیں وہ ہی عیادت والے

تو مرے حال سے غافل ہے یا غفلت کیش
تیرے انداز تغافل نہیں غفلت والے

نازنے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اسنے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

دیگر

کیا غمزہ ترا ہے بیداد غضب ہے
جلاد فلک سے بھی یہ جلاد غضب ہے

جو ہے ستم و کینہ و بیداد غضب ہے
سرتا قدم وہ ستم ایجاد غضب ہے

ناز آفت و چشم ستم ایجاد غضب ہے
شاگرد بھی ہے قہر جو استاد غضب ہے

بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہے
فریاد نگہ دیکھیو صیاد غضب ہے

کیوں غنچہ پریشان ہو ہوتی ہی شگفتہ
اس باغ میں ہوتا ہی دل شاد غضب ہے

نکلے ہے صدا کوہ سے ہم آتش و آہ
کیا سوز و گداز دل فرہاد غضب ہے

خاکستر پروانہ اڑاتی ہے بجا شمع
ہو خاک جگر سوختہ برباد غضب ہے

ہم چاہتے ہیں تمکو گرے سب کی نظر سے
پہلے ہی سے اس چاہ کی افتاد غضب ہے

او مست بتا کیا تجھے حسن خداداد نہ آئے
یہ تجھ پہ خدا کا دل ناشاد غضب ہے

[illegible]
کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہے
[illegible]
گرفتار کو آزاد غضب ہے

دیوان ذوق

[illegible]

[illegible]

ہمین عرض کیا کہ جا مین سگے ہم حرم کو الشیخ بتکدہ سے
یہیں تو ہون مین خدا کا اپنے ظہور قدرت نہ دیکھ لینگے

نہ دیکھی کیسی کیسی آفت جہان مین ہمنے تمہارے باعث
اور آگے کیا کیا غم و الم ہم تمہاری دولت نہ دیکھ لینگے

دکھانا احوال اونکو اپنا یہ اونکی الفت کا امتحان ہے
کہ ہوگی الفت تو دیکھ لینگے نہوگی الفت نہ دیکھ لینگے

بلا سے گر دہیان کا سا نہین ہے پاس اپنے فالنامہ
ہم اپنے نقطون سے داغ دل ہی کی فال الٹ دو دیکھ لینگے

ہلال کو دیکھین کیون فلک پر اگر ہے منظور عید ہمکو
تو اوسکے تیغ ستم کا دل مین لب جراحت کو دیکھ لینگے

بہار باران کو کون دیکھے بغیر یاران ہی تیر باران
ہم اسکے بدلے سر شک مژگان کی اپنی شدت کو دیکھ لینگے

اگرچہ مین مر بھی جاؤن گا تو کہین گے جیتا ہے دم چرایا
وہ جبتک اپنے آستانے پہ میری تربت نہ دیکھ لینگے

(نسخہ مجھے)

اوس سنگ آستان پہ جبین نیاز ہے
[illegible]

دیوان ذوق

بڑھتی جاتی ہے جو مشق ستم اوس ظالم کی
کچھ محبت میری اصلاح مگر دیتی ہے

دیتی شربت ہے کسی زہر بھری آنکھ تری
عین احسان ہے وہ زہر بھی گر دیتی ہے

دمبدم زخم پہ اک زخم ہے دم لینے کی
مجھکو فرصت تری کب تیغ نظر دیتی ہے

تب دل شمع کی جب کم نہیں ہوتی جا
اوسکو کافور سپیدی سحر دیتی ہے

کوئی غماز نہین میری طرف ای ذوق
کان اوسکے مری فریاد ہی بھر دیتی ہے

نہ سے جو ہوتے عاشق کبھو بیان کرتے
مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

غرض تھی کیا تری تیر دون آ بیکان سے
مگر زیارت دل کیونکہ سینے و ضو کرتے

اگر یہ جانتے چن چن کی ہمکو توڑینگے
تو گل کبھی نہ تمنا سے رنگ و بو کرتے

یقین ہے صبح قیامت کو بھی صبوحی کش
اوٹھین گے خواب سے ساقی سبو سبو کرتے

سمجھ یہ دار و رسن تار و سوزن ای منصور
کہ چاک پردہ حقیقت کا ہین رفو کرتے

عجب تھا کہ زمانے کے انقلاب سے ہم
تیمم آب سے اور خاک سے وضو کرتے

سراغ عمر گذشتہ کا ڈھونڈھیے گر ذوق
تمام عمر گذر جائی جستجو کرتے

ناساز ہے عجب نہ ہے اوس سے پیار سے
کیا خوب کل وہ ہیں جسپہ ناز ہے

[illegible]

[illegible]

| | |
|---|---|
| پتے جا کر بھی دنیا سے بھی گر ڈھونڈو تو نہیں | تو خالی خاک آدم سے نہ پتا پتھر سے نکلے |
| خدا وند پیدا ہو اس چشم تصور کو | کہ لاکھوں کام اس دور کے کی دوربین نکلے |
| تصور وصل لب شیرین کا آجاوے اگر دل میں | تو آنسو ہو کے شربت خون کی آنکھوں سے نکلے |
| مرے دل میں جو حسرت ہے نکالوں میں کہاں اسکو | نہ وہ زیر فلک سے نکلے نہ وہ زیر زمین نکلے |

سنا کرتے تھے شہرہ **ذوق** جنکی پارسائی کا
وہ سب یارو خرابات اپنے نکلے ہمنشین نکلے

| | |
|---|---|
| ہم ہستی عدو اپنا کسیکو نہیں پاتے | تم پاتے ہو ہمکو تو جھری کو نہیں پاتے |
| نہ پتے کہتے غنچہ دہنی کو نہیں پاتے | ہنستے ہیں مگر تیری ہنسی کو نہیں پاتے |
| کیوں ہنسنے دیا دل تجھے او سنگدل اپنا | کمبخت ہم اس سخت گھڑی کو نہیں پاتے |
| وہ کونسا غم ہے جسے پاتے نہیں دل میں | لیکن نہیں پاتے تو خوشی کو نہیں پاتے |
| لیتے ہیں شب وصل میں ہم او جو بوسے | وہ لب پہ ترے رنگ مسی کو نہیں پاتے |
| ہیں ایسا کہیں گم ہوں کہ یاران عدم بھی | گم ہو کے مری گم شدگی کو نہیں پاتے |

معلوم نہیں اوسکے دہن ہے کہ نہیں ہے
ای **ذوق** ہم اس سر خفی کو نہیں پاتے

| | |
|---|---|
| نبض تکی ہی کہاں میرے فلاطون چلتی | ہے یہ ضعف اتنا کہ چیونٹی بھی نہیں ہے چلتی |

دیوان ذوق

نہیں نہایت بلندی عز و شان سے
کہ ساتھ اوج کے پستی ہے آسمان سے
ہزار لطف ہیں جو ہر ستم میں جان سے
[illegible]

[illegible]

آتش سے عشق کے یہ حال ہو مرا گویا
لئے خدا کس طرح سے ہے نور
آدمی کا ان میں کیا اوس صنم نے پھونک دیا
نہیں ہے خانہ بدوشون کو حاجت سامان
نہ دل ہا نہ لگے دونون سے جل کے خاک ہوے
نہ لوح گور ہے ستون کے ہو نہو تعویذ
اگر امید نہ سمایہ ہو تو خانہ یاس
وہ دہواں لیتے ہیں جسدم کوئی ہی نالہ
صحیح شیشہ ہے گفتگو تیرے گرنے کے
مثال سنے ہے مرا جب تلک کہ دم میں دم
بلند ہو وے اگر کوئی میرا شعلۂ آہ
سب جلے ہیں دیر و کعبہ میں جا نقاہوں ہم
وبال عرش سے اوس کا تو ان کا مر لیکن
بیان درد محبت جو ہو تو کیونکر ہو
سے ہی دوال کہ ہر ہم سو مزاج کہین

بچھانے بستر سیماب استخوان کے لیے
کہ جان ہوتی ہے تیرے روشن تحقیق قفسان کے لیے
کہ ہاتھ رکھتے ہیں کانو نپہ سب اذان کے لیے
اثاثہ چاہیے کیا خانہ کمان کے لیے
رہا ہو سینہ میں کیا چشم خونفشان کے لیے
جو ہو تو خشت خم ہی اوس آشیان کے لیے
بہشت ہی ہمیں آرام جاودان کے لیے
لگا ہے پینے مجھی پر ہی امتحان کے لیے
جو اعتراف ہے بیطاقت و توان کے لیے
فغان سے تیر لیے اور فغان کے لیے
تو ایک او ہو خورشید آسمان کے لیے
شکست تو پہ لیے ارمغان مغان کے لیے
لگا رکھا ہی تیرے خنجر و سنان کے لیے
زبان دل کے لیے ہو دل زبان کے لیے
بنا ہے ہو دل او لگے زاہدان کے لیے

[illegible]

| | |
|---|---|
| تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ سے | دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہمسے سیکھ جائے |
| جب کہا مرتا ہون مین بولے مر سر کاٹ کر | جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہمسے سیکھ جائے |
| وان ملے ابرو یہان گردن پہ پھیری ہمنے تیغ | بات کا ایسا بھی پانا کوئی ہمسے سیکھ جائے |
| سنکے آمد انکی از خود رفتہ ہو جاتے ہین ہم | پیشوا لینے کو جانا کوئی ہمسے سیکھ جائے |
| ہمنے پہلے ہی کہا تھا تو کریگا ہمکو قتل | تیور و نکا تاڑ جانا کوئی ہمسے سیکھ جائے |
| جو سکھایا اپنی قسمت نے وگرنہ اسکو غیر | کیا اسکو تھا سکھانا کوئی ہمسی سیکھ جائے |

کیا ہوا اے ذوق ہین یہ نیچ و رنگ ہم رو سیاہ
لیکن آنکھون مین سمانا کوئی ہمسے سیکھ جائے

| | |
|---|---|
| زبان پیدا کرون جون تیر یا سینہ مین پیکان سے | دہن کا ذکر کیا یان سر ہی غائب ہے گریبان سے |
| اڑالے خوب گلچھرے گل مجنون نی زندان سے | کہ ہر سو گلفشانی ہے شرار سنگ طفلان سے |
| فلک کیا فتنہ سازی ہے یہ ہمسر چشم فتان سے | گرا تھا یہ بھی اشک سر آبلہ دو رنگ مژگان سے |
| شرارے متصل نکلے ہیں تا سنگ طفلان سے | کہ چمکے ہے سر مجنون یہ بجلی سنگ باران سے |
| یہانتک ناتوان ہین ہم گذر جائین اگر جان سے | اوٹھائے مو لاشے کو ہمارے دست گان سے |
| اسی باعث سے دایہ طفل کو افیون دیتی ہے | کہ تا ہو جائے لذت آشنا تلخی دوران سے |

ناتمام

[illegible]

ناتمام

(دیوان ذوق)

تو آنکھ میں نہ ستر و نبالہ دار دے / مفتون چشم کو یہ میں اک وار مار دے

چھپا نہیں تو چھلکے کا کل امید نگار دے / کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے

دشنام ہو سکے تو عوض اسکے ہزار دے / ہاں وہ نشے نہیں جنہیں تیری اوتار دے

کیا خاک تجھ پہ جان کوئی جان نثار دے / مٹی تلک نہ جب ترے دل کا غبار دے

ایسا نہ ہو کہ آتی ہی تجھے جواب خط / قاصد جواب زندگی مستعار دے

جولان سمند ناز کو اسکے [illegible] / تو سرمہ چشم ماہ میں میرا غبار دے

کرتا ہے یون فغان دل صید اسیر دل / جیسے اذان بلند کوئی روزہ دار دے

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات / ہنس کر گذار یا اسے رو کر گذار دے

اے واعد داغ داغ [illegible] / وعدہ پہ روز حشر کے پر کون ادھار دے

[illegible] فیض کب ہے چشمہ آب بقا [illegible] / مانگو تو ایک قطرہ نہ آئینہ وار دے

عاشق [illegible] / کیوں کو ریوں کے بدلے [illegible] ہو وار دے

[illegible] / جب قصد خون کو آئے تو پہلے پکار دے

اس [illegible] ذوق بشر کا یہ حال ہے / ایسا دیا ہے کیا کرے جو خدا اختیار دے

پوچھو [illegible] / رہنمائی کی نرگس چشم لا رہزن سے

ناتمام

ناتمام

جاکے اکبار نہ پھرنا تھا جہاں جان مجھکو / بیقراری ہو کہ سو بار لیے پھرتی ہے

ناتمام

لائی حیات آئی قضا لیچلی چلے / اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

ہمسا بھی اس بساط پہ کم ہوگا بد قمار / جو چال ہم چلے وہ بہت ہی بری چلے

بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے / پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے

ہو عمر خضر بھی تو ہو معلوم وقت مرگ / ہم کیا رہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے

ناتمام

مہ میں کہاں جو تاب رخ سیم تن میں ہے / پردہ سا عنکبوت کا سقف کہن میں ہے

دم کو ہمارے سینہ میں اک دم نہیں قرار / پر وہ غریب ہے کہ مسافر وطن میں ہے

حرف آئی محتسب پہ دیکھئے کس کس کے نام سے / اس رنگ سے عقیق کا دل خون یمن میں ہے

رنگین سوا ہے انکے گل نو بہار سے / اگلا جو برگ زرد کوئی اس چمن میں ہے

وہ دل کہ جو لا سکے چین جبین کی تاب / زیر شکنجہ زلف شکن در شکن میں ہے

ناتمام

ہنگام بوسہ گرم جو وہ اک ذری ہوئے / شکر تھی لب پہ پینے سے شکر تری ہوئے

جلجائے خاک وحشی چشم بتان پہ گھانس / لیکن ہرن کھڑے ہیں نہ بن ہرے ہوئے

مطلع

ناتمام

ناتمام

مطلع

دیوان ذوق

مطلع

| | | |
|---|---|---|
| ہوتا اگر دل تو محبت بھی نہ ہو تی | | ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہوتی |
| | مطلع | |
| مصروف چارہ دیکھا کیا چارہ گر کو میرے | | مرہم ہی لگ رہی ہین زخم جگر کو میرے |
| | مطلع | |
| جو دل نہ کشاکش طرہ و کاکل میں پڑے | | تو پھر بلا کو غرض ہے کوئی بلا میں پڑے |
| | مطلع | |
| نگاہ کا وار تھا دل پر پھڑکنے جان لگی | | چلی تھی برچھی کسی پہ کسی کے آن لگی |
| | مطلع | |
| ہمین وہ آنکھ کا انکو کسی سے لا قیا چوری | | خدا کی گر نہین چوری تو پھر بندے کی کیا چوری |
| | مطلع | |
| مٹی سے مٹی اپنی جو تربت مین مل گئی | | جو کچھ کہ تھی مراد محبت مین مل گیے |
| | مطلع | |
| بد بیٹھ بولی زیر گردون گر کوئی میری سنے | | ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے |
| | مطلع | |
| کچھ دل کو چاہیے یون پیر پشت خم دیکھے | | ہمارا کو جیسے تھکا اونٹ دم بدم دیکھے |

اے ذوق نکر نور میں آمیزش ظلمت ۔ کیا کام ترے کو محبت میں علی سے

ناتمام

مقابل اس رخ روشن کی شمع گر ہو جائے ۔ صبا یہ دھول لگائے کہ پھر سحر ہو جائے
ہمارے سینہ میں وہ آہ آتشیں ہے ذوق ۔ جو برق دیکھے تو فی النار و سقر ہو جائے

ناتمام

کوئی کمر کو تری کچھ جو ہو اگر تو کہے ۔ کہ آدمی جو کہے بات سو سمجھ کر تو کہے
بلا سے ہووے مرا مرغ نامہ بر ہو ہزار ۔ کہ اوسکو دیکھکے وہ جسکے خوش خبر تو کہے
ہر ایک شعر میں مضمون گرمی میرے ۔ مری طرح سے کوئی ذوق شعر تو کہے

مطلع

اوٹھاتا عشق میں کیوں ہے آ دل ہزاروں گرانی کیوں ۔ ابھی تو وال جو گھونٹ ہے کہ جان کیوں

مطلع

ہمیشہ کام تھا مجنوں کو تو صحرا نوردی سے ۔ بسایا خانۂ زنجیر نے پا مردی سے

مطلع

جنوں سے میرے مجنوں تھا جب سیکھا بگولا ہے ۔ [illegible]

مطلع

قطعہ

فرد

فرد

فرد

فرد

مطلع

ہوتیں [illegible] جاوے [illegible] کر زمین [illegible] / [illegible] وہ [illegible] کی جا [illegible]

مطلع

ہو جاوین [illegible] سنائی / [illegible] بری [illegible] سنائی

مطلع

کہاں سے کہاں [illegible] صبا [illegible] / [illegible] چمن [illegible]

مطلع

[illegible] سے ہیں [illegible] / [illegible] وصل کے عالم میں [illegible]

مطلع

| | | |
|---|---|---|
| راتوں کو نوحہ کر اے شیخ مناجاتی | | سوتے ہوئے جگاوینگے رندان خراباتی |
| | مطلع | |
| قطرہ قطرہ آنسو کی طوفان [illegible] ہے | | پارہ پارہ دل ہے جسمین [illegible] ہے |
| | قطعہ | |
| اے ذوق بن کے آپ ہو صوفی جناب شیخ | | معلوم سب ہے حقیقت [illegible] جناب کی |
| نکلے ہو میکدہ سے ابھی منہ چھپا کے تم | | دابے ہوئے بغل میں صراحی شراب کی |
| | مطلع | |
| کیا ہم [illegible] آتا اوس گل کے دہن سے | | غنچہ یہ کہو وہ کہ [illegible] چمن سے |
| | مطلع | |
| ذکر [illegible] کا سن [illegible] | | کر کے [illegible] کیوں [illegible] |
| | مطلع | |
| ہم ہیں غلام [illegible] جو ہیں وفا کے بندے | | اسکو یقین جانو گر ہو خدا کے بندے |
| | مطلع | |
| تو بھلا ہے تو برا ہو نہیں سکتا اے ذوق | | ہے برا وہی کہ جو تجھکو برا جانتا ہے |
| اور اگر تو ہی برا ہے تو وہ سچ کہتا ہے | | کیوں برا کہنے سے تو اسکے برا مانتا ہے |

دیوان ذوق

مطلع

[illegible]

مطلع

[illegible]

تمام

مطلع [illegible]

مطلع [illegible]

مطلع [illegible]

| | |
|---|---|
| اگر یہ شوخ کی بھی ہو جائیگی پانی پانی | جب یہ عاصی عرق شرم میں تر جائینگے |
| ہم نہیں وہ جو کریں خون کا دعویٰ تجھسے | بلکہ پوچھیگا خدا بھی تو مکر جائینگے |
| شعلہ آہ کو بجلی کی طرح چمکاؤں | پر مجھے ڈر ہے کہ وہ دیکھکے ڈر جائینگے |
| ذوق جو مدرسے کے بگڑے ہوئے ہیں ملّا | انکو میخانہ میں لے آؤ سنور جائینگے |

مطلع

| | |
|---|---|
| لاشے کو پھینکدے ہے میرے کو دفن کیجیے | مردہ پرست زندہ جو چاہے سو کیجیے |

مطلع

| | |
|---|---|
| معلوم ہوا ابروئے بتان سے | ایک تیر ہے گویا کہ ملا ہے وہ کمان سے |

ناتمام

| | |
|---|---|
| دل نہ لیجے کیونکر نگاہ چشم شوخ و شنگ سے | اپنا گھر تو سہی تھا ہی سیکڑوں فرسنگ سے |
| اے تغافل کیش جلدی آ کہ تو دو قدم نہیں | اس دل بیتاب سے جان مضطر ہے کیسے تنگ سے |
| بل نے باریکی کہ گویا اوسکا ہر تار سخن | جنتر میں کھینچے نکلے ہے ان تنگ سے |
| ذوق زیبا ہے جو ہو پوشش سفید شیخ پر | وسمہ آب رنگ سے منہدی کی گل رنگ سے |

ڈسا ہو کالے نے جسکو کافر تو وہ فسون سے کے اثر سے کھیلے

وہاں وہ گیسو کا تیرے مارا نہ منسے بولے نہ سر سے کھیلے

ناتمام [illegible]

دیوان ذوق [illegible]

مطلع [illegible]

مطلع [illegible]

مطلع [illegible]

مطلع [illegible]

مطلع [illegible]

ناتمام

[illegible]

ناتمام

[illegible]

مطلع

قفس صید خانہ دل آیا جو تو ٹوٹ سکے گا
وطلسمات نہ ٹوٹے [illegible] ٹوٹ سکے گا

مطلع

دیوان ذوق

[illegible]

ناتمام

[illegible]

ناتمام

[illegible]

ناتمام

| | | |
|---|---|---|
| | مطلع | |
| عیاں ہے عشق کی گرمی ہوا یہ شور دل سے | | کرتا اپنا اشک بہ سوختہ مانند فلفل ہے |
| | فرد | |
| مجھے گرداب بھی تھا کشتی طوفان تھا | | وہ ہوں جس طفل اشک [illegible] رشید میں گرتے ہیں |
| | ناتمام | |
| کوئی ان تنگ دہانوں سے محبت نہ کرے | | اور جو یہ تنگ کریں منہ سے شکایت نہ کرے |
| عشق سے کے داغ کو دل مہر نبوت سمجھا | | [illegible] کافر کہیں دعوٰے نبوت نہ کرے |
| | مطلع | |
| درد دل سے لوٹتا ہوں میں کہ سکھا درد | | ہوں میں لفظ درد جس بیکو اور لوٹو درد |
| | مطلع | |
| دل گرفتار ہوا یار کی عیاری سے | | ہم گرفتار ہوئے دل کی گرفتاری سے |
| | مطلع | |
| جو کہو گے تم کہیں گے ہم بھی ہاں یوں ہی سہی | | آپ کی یوں ہی خوشی ہے مہربان یوں ہی سہی |
| | مطلع | |
| کتنے مفلس ہو گئے کتنے تونگر ہو گئے | | خاک میں جب مل گئے دونوں برابر ہو گئے |

[illegible]

| | | |
|---|---|---|
| ہر دم دل پرخون گشتہ میں اک جوش فزون ہے | | جو آہ بھی سینے میں سو از خون ہے |
| پھر جاتی ہے سینہ کو مری آہ بھی اوٹھی | | برگشتہ جو قسمت ہی مری بخت نگون ہے |
| دل کرتا ہے اوس چہرہ کا جب قصد تو لیتا | | طائر کی جگہ رنگ پریدہ کا شگون ہے |
| قائم ہے بنا درد کی فریاد سے میرے | | جو نالہ ہے ایوان محبت کا ستون ہے |

فرد

| | | |
|---|---|---|
| قسمت گشتہ دیکھو اک نگہ کی تھی ادہر | | سو بھی آکر تا سر مژگان حیا سے پھر گئی |

مطلع

| | | |
|---|---|---|
| اللہ رے نشہ جب کوئی رہ جاتے تو جاتے | | یہ درد سر ایسا ہے کہ سر جائے تو جائے |

مطلع

| | | |
|---|---|---|
| کہتے ہیں لوگ موت تو سب ہی جا ہے | | پر میرے پاس آوے بھی کہاں کو جائے |

قطعہ

| | | |
|---|---|---|
| کہوں اے ذوق کیا حال شب ہجر | | کہ تھی اک اک گھڑی سو سو مہینے |
| نہ تھی شب ڈال رکھا تھا اک اندھیر | | مری بخت سیہ کی تیرگی نے |
| تپ غم شمع سان ہوتی تھی کم | | اور آتے تھے پسینوں پر پسینے |
| یہی کہتا تھا گھبرا کر فلک سے | | کہ او بے مہر و بد اختر کمینے |

کہا تھا کس نے [illegible] کہ شب ہجر کی رات [illegible]

قطعہ ذوق [illegible]

رباعی

سبطین نبی یعنی حسن اور حسین
ہمزاد علی کے دونوں دونو[illegible]
[illegible] عالم سے کیا
[illegible] اے ذوق [illegible]

رباعی

ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

رباعی

دل اپنا غم دہر سے [illegible] اور جاتا
جس طرح کہ [illegible] مصیبت [illegible]
اے ذوق فلک [illegible]
[illegible] زیر فلک [illegible]

ذوق

رباعی

[illegible]

رباعی

[illegible]

| | |
|---|---|
| گذرتی ہوگی آرام زندگی تیری | کہ تجھکو اب غم نیستی ہے نہ شادی ہست |
| کوایہ لوٹنے کہ قید حیات میں انسان | کبھی نہ ہوگا دل آسودہ گو ہو پست |
| اوٹھائے اتنے جہان سے ولیک کیا امکان | کہ با فراغ کرون کنج عافیت میں نشست |
| پھنسا جو کوئی گرفتار ہوکے دنیا کے | تو سلسلہ میں فقیری کی پھر ہوا پابست |
| براہ خدمت مرشد کی قید میں ہو | کہ حق پرست ہو وہ پہلے جو ہو مرید پرست |
| گر ایک عمر میں پہنچا مقام اعلیٰ پہ | کہا یہ شوق نے ہو ہمت بلند بہ پست |
| جو وہ نگاہ تصرف میں [illegible] اوسکو | تو یہ ارادہ رہا اور بھی ہون بالادست |
| ہنوز بستہ جنگ ہی ابھی تعلق کل کے | او نفس دشمن سرکش ہی اوسکو دی شکست |
| جو ہوشیار ہوا [illegible] شرع کا پابند | پھنسا ہوا ہے وہ کیفیتوں میں ہوکے بدمست |
| نہیں ہے دام علائق سے مطلق آزادی | مجال کیا کہ نکل جاوے کوئی کرکے جست |
| کہا ہے خوب کسی نے یہ شعر برجستہ | گیا زبان سے نکل اوسکے جیسے تیر از شست |
| کہ کرد قطع تعلق کدام شد آزاد | بریدۂ زہمہ با خدا گرفتار است |

## رباعیات

| | |
|---|---|
| کیا جانیںگے اے ذوق بجز خاص عوام | اعلیٰ جو علی کی ہے امامت کا مقام |
| جو لوگ صف اول اشباح میں تھے | پیچھے کوئی اونسے کرے کیسا امام |

تتمہ غزل مرقومہ بالا

### رباعی

| | | |
|---|---|---|
| چشم اوسکی نشے سے جب گلابی ہو جاے | | صوفی اوسے دیکھکر شرابی ہو جاے |
| دکھلائی جو وہ سورہ کتابی اے ذوق | | سیپارہ کافر کتابی ہو جاے |

### رباعی

| | | |
|---|---|---|
| ان آنکھوں نے وہ لالہ گون بھی دیکھا | | اور انکو بیاز اشک خون بھی دیکھا |
| کیا کیا دیکھا نہ رنگ ہستی اے ذوق | | یون بھی دیکھا جہان کو وون بھی دیکھا |

### رباعی

| | | |
|---|---|---|
| دنیا کے الم ذوق اوٹھا جائینگے | | ہم کیا کہین کیا سے آئے تھے کیا جائینگے |
| جب آئے تھے روتے ہوئے آپ آئی تھے | | اب جائینگے اوروں کو رلا جائینگے |

### رباعی

| | | |
|---|---|---|
| جنکو اس وقت مین اسلام کا دعوی ہے کمال | | دیکھتا ہون یہ اب اے ذوق یہین اونکا حوال |
| جس طرح سے کہ ہنسا دیوے کو ہندیون کے | | نقل کرتا ہو مسلمان کی کافر نقال |

**اشعار غزلیات مرقومہ و غیر مرقومہ کہ بعد ترتیب دیوان دستیاب گردیدہ تتمہ اشعار غزل ناتمام مرقومہ بالا**

| | | |
|---|---|---|
| نیمچہ جب مری قاتل نے بغل مین مارا | | جو چڑھا مانند اوسنے میدان اجل مین مارا |

مطلعہای غزل مرقومہ

فرد غزل مرقومہ

اشعار غزل مرقومہ

مطلعہای مرقومہ بالا

مطلع

مطلع

باقی مرقومہ بالا

ہم جیتے جی جہان سے معدوم ہو گئے

| | |
|---|---|
| دیدۂ آبلہ پا کا یہی رونا ہے | کہ نہ ہو چھالا ہو ویں مجھ سے کبھی خار کو رنج |
| ہوش کھو بیٹھے ہے وہ آپ ہی تو | ذوق ہے ہوش کو آرام ہے ہشیار کو رنج |

اشعار غزل غیر مرقومہ

| | |
|---|---|
| ایدل وہ سر غمزہ نہاں عیاں نگر | آنکھوں سے دیکھ اور زبان سے بیان کر |
| آہوں میں وہ اثر کہاں تو دیکھ | اتنی نہ ہو بیان ہوا ہو بیان سے وہ دیوانگی کر |

تتمہ مرقومہ بالا

| | |
|---|---|
| جگر اور دل کا نبھنا وصل تغافل کیا کیا | نگہ کو تیر کا ہونا تراز و اسکو کہتے ہیں |
| عدو پیش ان ہر دم پھیر کر دیتے ایذا | یہ موذی زہر کی ہے گانٹھ سمجھو اسکو کھنی ہیں |
| پوچھے جو عقل یہ مجھ سے بتا کیا نام ہو تیرا | کہو ان لیا نہ چشم پیر ہے اسکو کہتے ہیں |
| کبھی شیریں ہے دل سے کوہکن نے کوہ کاٹا | محبت یقین ہے زور بازو اسکو کہتے ہیں |

مطلع

| | |
|---|---|
| رخصت جو مست ہو کر جا وہ اپنے گھر میں | گھبرا کے پوچھتے ہم ہوں آدھ پہر میں |

مطلع

| | |
|---|---|
| جاتے ہیں اب تو کوئی تب لا انجام کو | اپنا تو بس سلام ہے دار السلام کو |

از دیوان ذوق

ایضاً

ایضاً

مطلع غزل ذوق

## غیر مرقومہ

| | |
|---|---|
| ستمگر تو نے رو کا سبکو میرے پاس آنے سے | اجل بھی گر کبھی آئی تو شاید کچھ بہانے سے |
| اگرچہ لے چکا ہے تو دل و دین اک زمانے سے | نہیں اے سیم تن کافر ترا ایمان ٹھکانے سے |
| پڑے سے تسبیح زاہد پرنگاہ مست گر اوس کی | تو ٹپکے بادۂ انگور اوسکے دانے دانے سے |

## ایضاً

| | |
|---|---|
| اک صد دردسرسے مری جان پہ تو ہے | لیکن بلا سی یار کے زانو پہ سر تو ہے |
| وہ دل کہ جس میں سوز محبت نہ ہو ذوق | بہتر ہے اوس سے سنگ کہ اوس میں شرر تو ہے |

## ایضاً

| | |
|---|---|
| رات جوں شمع کٹی ہمکو جو روتے روتے | بھیگے اشکوں میں ہم صبح کے ہوتے ہوتے |

## اشعار غزل کہ دو مطلع آن نوشتہ بالا

| | |
|---|---|
| اثر سنو نالہ بیدردمیں اتنا تو اے بلبل | کہ پھنکیں جا بشبنم اشک انجم چشم گردون سے |
| یہ عالم ہے وہ غمخانہ کہ جسمیں چرخ گردون نے | گل حکمت کیے گوندھے ہیں خم خاک افلاطون سے |
| ترے مجنون کے تن پر لاغری کا قطع ہے جامہ | کرے پیرہن وہ اک برگ بید مجنون سے |
| اودامیں یوں جادوگر بلاسے ہم نہیں ڈرتے | پراپنا دم ہوا ہوتا ہے اوس چشم پرافسون سے |

## غزل

## دیوان ذوق

## اشعار متفرقات مثنوی

| | |
|---|---|
| طاق سے تو اوتارے شیشہ | طاق پر رکھہ کتاب اندیشہ |
| شیشۂ می کی ہے وہ راز زبان | اور پھر ہے ستم کہ بیبہ دہان |
| مین ہون مانند ساغر لبریز | جان بلب جان بلب کو کیا پرہیز |
| جھوم جھوم ایسے بادل آنے لگے | پاؤن توبہ کے لڑکھڑانے لگے |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| کر دے ہیانتک مجھے نشے مین چور | تاکہ مانند خوشۂ انگور |
| دل کے سارے پھپھولے توڑون مین | ٹکڑے باقی کوئی نچھوڑون مین |
| شب ہجران سحر نہین ہوتی | نہین ہوتی سحر نہین ہوتی |
| بستر رنج و کنج تنہائی | رات کیا آئی اک بلا آئی |
| شام سے حال ہے یہ صبح تلک | نہین لگتی مری پلک سی پلک |
| کیون نہین ہوتے سحر و طیبور | کیا شفق نے کھلا دیا سفید ور |
| ہان بیتاب جیسے بجلی برق | وہ بھی گرم رہ فنا کا برق |
| نہ کہین چھوٹی ہوتی ہستی طاری | ایک فوقت ہزار بجاری ہی |
| دل سے رخصت ہے تاب طاقت کی | بیقراری نے استقامت کی |
| ہوس سیر باغ ہے کسکو | دل ہے کسکا دماغ ہے کسکو |

دیوان ذوق

قطعۂ تاریخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# قصائد

دیوان ذوق

واہ وا کیا معتدل ہے باغ عالم کی ہوا
مثل نبض صاحب صحت ہے ہر موج صبا

بھرتی ہے کیا کیا مسیحائی کا دم باد بہار
بنگیا گلزار عالم رشک صد دار الشفا

ہے گلون کے حق مین شبنم مرہم زخم جگر
شاخ اشکستہ کو ہے باران کا قطرہ مومیا

ہو گیا موقوف یہ سودا کا بالکل احتراق
لالہ نے داغ سیہ پانے لگا نشو و نما

ہو گیا زایل مزاج دہر سے یہانتک جنون
بید مجنون کا بھی صحرا مین نہین باقی پتا

ہوتا ہی لطف ہوا سے اسقدر پیدا لہو
برگ مین ہر نخل کے سرخی ہے جون گل حنا

پائی یہ اصلاح صفرا نے کہ دنیا مین کہین
زرد چشم آب بھی کو بھی نہین ہے کہربا

ہر مزاج بلغمی مین ہوتی ہے تولید خون
چاندنی کا پھول ہو گر زعفرانی ہے بجا

اسقدر جاتی رہی عالم سے بیماری کی آج / نام گلشن میں نہیں ہے نرگس بیمار کا

واقعی کس طرح سے صحت نہ کہ عالم کو ہو / جبکہ ہوا اوسکی نوید غسل صحت جانفزا

تو لیعید زبان مرزا محمد بو ظفر / اوسکی قوت گر ضعیفوں کو نہ دیتی اقویا

تقویت کا یہ اثر ہو عام جو بن گئے زرد / ہوں بقوی دل نے جان مثل اوراق طلا

شادی صحت ہوا اوسکی آج ہو کر شاد و شاد / تہنیت خوانی میں ہیں سرگرم سب مست [illegible]

میں بھی ہوں شرکت کنندہ محفل میں بہ مطلع زبان / بلبل تصویر سنکر بول اوٹھے مرحبا

## مطلع

آج ہے عالم وہ روز سعادت انتما / جے اگر زاغ زغن بیضہ تو ہو پیدا ہما

مژدہ جانبخش صحت ہے ترا ایسا حیات / جس سے جون سیماب کشتہ مردہ دل زندہ ہوا

ہے بقا عمر سے تیری بقا عمر خلق / ذات ہی تیری جہان میں چشمہ آب بقا

قطرہ افشانی ہو آب غسل صحت کی اگر / ہوں مگر نہ جوش آب پیدا اسقدر قوت فزا

ہو وہیں استعمال یا قوتی میں وہ علی الکر / بخشتے پیران کہن کو نوجوانوں کے قوا

جسم کو مل مل کے دھویا تو جسد قیشہ غسل / گرد کلفت کو دل عالم سے گویا دھو دیا

دل عدو سنگدل کا تھا نہ تھا وہ تختہ جو / زیر پا پامال ہوتا تھا بہ رنگ سنگ پا

خور دو گل کو صبا لائی تصدق کے لیے / ویسے گیا ابر بہاری نذر روز نے بہا

ہو گیا علم حصولی تھا حضوری مجھکو — تھا مرا ذہن نہ محتاج حصول صورت

جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی تھے تمام — عقل کو تجربہ کی اتنی ہوئی تھی کثرت

نہ غرض مجھکو نتیجہ سے تھا مشکل ہی کا کام — تھی مری فکر کو ہر شکل خطا سے عصمت

ذہن میں سب کے مرے حاضر صور عقلیہ — پر جتاتی تھی نہ منظور مجھے علمیت

چار و ناچار جو ترغیب ہی یاروں کی کبھی — درس و تدریس پہ آجاتی تھی مجھکو رغبت

کبھی ہمت تھی مری قاعدہ صرف میں صرف — کبھی تھی نحو میں ہر نحو سے مجھے محویت

کبھی منطق کو تفوق پہ مری ناطقہ سے — تحت حکمت ہو یہ فن گرچہ ہے تحت حکمت

کبھی میں کرتا تھا تصریح معانی و بیان — کبھی میں کرتا تھا توضیح نجوم و ہیئت

کبھی تقسیم فرائض کبھی تفہیم اصول — کبھی تعلیم عقاید بکتاب و سنت

کبھی تھا علم الٰہی کی طرف ذہن رسا — کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبیعت جودت

کبھی تھا عقل پہ مذہب مرا مانند حکیم — کبھی مثل متکلم مجھے پاس ملت

کبھی کہتا تھا قدم چرخ کا ثابت بجہات — اور کبھی کرتا تھا باطل ابعاد لشقت

کبھی انکار قیامت پہ میں لاتا تھا دلیل — کبھی تکرار تناسخ پہ مجھے سو حجت

حشر اجساد میں تھا گاہ تردد مجھکو — کبھی تھی عالم برزخ میں مجھکو حیرت

کبھی تھے عرصہ تدویر فلک کی مجھکو سیر — کبھی میں ناپتا تھا سطح زمین کی وسعت

قصاید ذوق

مطلع

| | |
|---|---|
| کبھی میں رہا سیر دیر میں تھا ایسا مشغول | کہ تھی اک یک نفس ضبط نفس سے وحشت |
| کیمیا سی کبھی تصویر کشش موہومات | کیمیا سے کبھی میں زرکش گنج دولت |
| کبھی میں شیخ شیوخ اور کبھی شیخ رئیس | کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طینت |
| کبھی میں قطب ز اقطاب ہی تھا عالی رتبہ | کبھی میں قرب نوافل سے تھا عالی ہمت |
| مائل موسیقی ایسا کہ ادا کرتا تھا | کبھی میں بارہ مقام اور کبھی چار دہ ست |
| کبھی میں شاعر و عزا و ادب دان بلیغ | نظم میں نام مرا نثر میں تھی سیر شہرت |
| کبھی کرتا تھا عروضی کا کبھی میں قافیہ تنگ | طبع موزون کی دکھاتا تھا جو موزونیت |
| کبھی میں نظر انجیل و زبور و توریت | کبھی مصحف میں نظر میری سر ہر آیت |
| کبھی زردشتیوں میں ایسا کہ سارے موبد | ژند و پاژند میں کرتے تھے مری تبعیت |
| کبھی یہ آگہی شاستر و بید پران | کروں اک بات سے پنڈت کی تہا میں کھنڈت |
| کبھی میں نظر و حکما میں نہایت ہوش | کبھی اخبار و تواریخ میں صاحب خبرت |
| آخر میں دیکھا تو العلم حجاب الاکبر | عاقبت پایا تو ہاں البلہ کو اہل جنت |
| فایدہ کیا جو ہر اک علم کی جانی تعریف | فایدہ کیا جو ہوئی سب سے آگہی ہر ملت |
| فایدہ کیا کہ جو دیکھی کتب ہر مذہب | فایدہ کیا کہ ہر اک فن کی کھلی ماہیت |
| عقل سے گرچہ کیا مادہ ایسا پیدا | کہ بہ ہر شکل ہوا اک تازہ محل صورت |

## مطلع ثالث

گو تصوف سے ہو تو صوفی سجادہ نشین
علم سے لاکھ ہو شیخی تری پہ نہ بے تقدیر
یہ مقالات بمثال قصص مصنوعہ
لگ گئی آنکھ مری دیکھا کیا خواب مین ہون
اللہ اللہ رے حسن اوسکا کہ سر تا بقدم
یاد کرتا قد رعنا کو ہے اوسکے زاہد
چشم وحشی اگر اپنے وہ دکھلائی تو ہو
دل شامت زدہ سکے نہ بچے تدبیر ہلاک
آتش حسن سے اک شعلۂ سرکش بنی
فوج مژگان جو بلا ہو وے صف آرا ہو کر
چاہ بابل ہو وہ قن آہ ذقن اوسکا عکس
لعل شیرین کی حلاوت پہ جو ہے جان عاشق
نہ دم شرم تبسم سے لب اوسکے خوگر
کھولدے معنی معدوم کمر کی جنبش
شوخی و ناز کی تعریف مین اوسکے مطلع

نی بقدر نہ کرامت ہو نہ خرق عادت
تہ سکے کوئی سمجھے شیخ علیہ الرحمۃ
ہوئے اکبار ہو افسانہ خواب غفلت
کہ مبسم نظر آئے ہے نوید بہجت
تھا وہ خلقت کا تماشا ظہور قدرت
دم تکبیر جو کہتا ہے سدا قد قامت
چشم آہو سے ہرن نشۂ جام وحشت
زلف واژون تھی وہ رشتۂ ازدواج
موجۂ دود لطیف اوسکی ہو دونگی حالت
دست بیداد سے تکیدست و عالم غارت
دل گرفتار عذاب آتشین ہو آزردہ
تو دم نزع بھی عناب کا چاہے شربت
نہ تغافل سے اون آنکھونکو نگہ کی عادت
واکرے عقدۂ موہوم لبون کی حرکت
وہ پڑھون مین کہ جسے سنکے ہو دل کو حیرت

## مطلع چہارم

اگر اوس رشک مسیحائی کی باتین ...
لاتی ہم کہ یہ عاشق ہین وقت غفلت

[illegible]

جانب شرق ہی نوری فلق بال کشا
جانب غرب ہی پرواز غراب ظلمت

چرخ مینائی پہ اک سبز پری کا عالم
شفق صبح پہ اک لال پری کی حالت

نکہت گل جو ہوا میں تو ہوا عطر فشان
تازگی گل کو چمن سے تو چمن کو نزہت

کھلے ہی جاتے ہیں سب غنچہ نو جوش نشاط
لوٹے ہی جاتے ہیں گل بلبل کی ہنسی کو شدت

آج یہ جوش پہ ہی رحمت باری کہ ہیں
زہی کلفت عصیان سے جہان میں ظلمت

مغفل نو شوق کی شیشی کی طرح سو سو بار
دھوئے مستوں کے سیہ نامے کو ابر رحمت

سکے یہ رند کا اور یہ خود ہی آگ تو تپا
مانگے گر بادہ تو زاہد کہن کی قیمت

قل قل بادہ کا آتا ہی جو زاہد کی تمام
سنتی ہی قلقل مینای شراب عشرت

اس قدر ساز طرب سازی کی آواز بلند
چھیڑیں کہ تار گھرج کا تو ہو پیدا وحشیو

نغمہ لب کہیں مطرب پہ [illegible]
جام ور دست کہیں [illegible] سحر طلعت

لیکے انگڑائی کہیں [illegible] ساحر کی
اوٹھی ملتی ہوئی آنکھوں کو کہیں [illegible] لات

چشم بدمست ہی نازنین کا جل بھاپا
لب میگون پہ مسی کی پٹری [illegible] رنگت

سنتے تکتے آیا نظر حسن مہ و انجم چرخ
ہو گیا زرد رخ شمع و چراغ خلوت

[illegible] آواز خروش
ہو گئی خواب کو آوازہ کوس رحلت

باغ عالم میں ہیں مرغان ازل [illegible]
مثل مرغان سحر نغمہ طراز عشرت

صفحۂ علم پہ ہر جبیں سے تو ہم زانو … حجلۂ عیش میں ناہید ہے تو ہم صحبت
ماہ نو ایک فلک پر ہے تو پردوں میں … نو فلک نوکروں میں ہیں ترے قدیم الخدمت
نگینہ گوہر انجم ترا صرف انعام … طاقۂ اطلس گردوں ترا وقف خلعت
نیت نیک تری آئینہ حسن عمل … عمل خیر ترا جلوۂ حسن نیت
ذہن عالی ہے ترا طائر شاخ سدرہ … طبع رنگیں تری گلچین ریاض جنت
ترا افضال جہاں کے لیئے برہان کرم … ترا اکرام زمانے کو دلیل رحمت
علم ظاہر سے ہی یکساں تجھے دور و نزدیک … نور باطن سے برابر ہے حضور و غیبت
ذہن صافی ہے ترا پردہ در معنی غیب … ہوشگافی ہے تری کوہ شگاف دقت
عقل میں شمس ہے تو علم میں کان گوہر … فضل میں کعبہ ہے تو حلم میں کوہ رحمت
تیری تدبیر پہ ناز و فخر ہوش و فرہنگ … تیری شمشیر پہ ناز جو ہر فتح و نصرت
دعوت صدق پہ لائی تری ایمان تقلید تو … دست ہمت پہ کرے تیری سخاوت بیعت
تجھ سے راضی ہی خدا اور خدا کا محبوب … ترا حامی ہی نبی اور نبی کی عترت
عزم کو ہے تجھ سے ہر عزم میں عزم بالجزم … قصد کو تیرے ہی ہر قصد میں قصد سبقت
قوت روح ملائک جیسی قدس میں ہو … ذات قدسی کا تری عطر قبائے عصمت
کیا اللہ نے جب تجھ سا ولی نعمت خلق … کیونکہ واجب نہ خلائق پہ ہو شکر نعمت

ذوق

قصیدہ سوم

| | |
|---|---|
| عید کو دیکھ کے تجھ سے ساتھ خلائق کا ہجوم | سکھے عارف کہ یہ کثرت میں ہے وحدت ظاہر |
| لکھے گر خامہ ترا وصف شمیم اخلاق | تو ہر اک نقطہ ہو اک نافۂ مشک تبت |
| منتہی ہوں نہ کبھی تیری صفاتِ نیکو | گر بیان کیجے تا حشر صفت بعد صفت |
| ذوق کرتا ہے دعا یہ بہ این عجز سخن | کہ زبان کو ہے نہ یارا نہ قلم کو طاقت |
| عید ہر سال مبارک ہو تجھے عالم میں | با شکوہ و حشم و جاہ بعمر و صحت |
| خیر خواہوں کے ترے چہرہ پہ ہو رنگ نشاط | اور بدخواہوں کے رخسارہ پہ اشکِ حسرت |

## قطعہ در تہنیت جشن نوروز

| | |
|---|---|
| خسروا سنکے ترا مژدہ جشن نوروز | آج ہے بلبل تصویر تلک زمزمہ سنج |
| خبر عیش تری شہ سے ہی چمن کو جا کر | زر گل پیک صبا پائی ہے انکی پا رنج |
| بادۂ جوش جوانی کی ہے گویا اک موج | تن پیران کہن سال پہ ہر چین شکنج |
| چند قطرے پسینے ہیں شبنم کے وہ بلکہ گہر | آگئے ہمت کے ترے گوہر شہوار کے گنج |
| حسن نیت سے ہے تو یوسف مصر بخشش | دست حاتم میں بجا ہے کہ ہو دینے تیغ و ترنج |
| شش جہت پر ہے جو غالب اسیر پنجہ ہیں | فتنے کو اوٹھنے میں جو ان ترد سے کیا کیا شش رنج |
| نہ بجھو آب سے آتش دشمن آتش سے جلے | آنکھیں ہی ایک موافق کہ مریخان و مریخ |
| تری منصور کی تابع ہیں سب احکام نجوم | صفحہ تقویم کا گویا ہے بساطِ شطرنج |

ہر ایک قطرۂ شبنم گہر کی طرح خوش آب
ہر ایک گھر گھر شب چراغ پر تنویر

کرے ہی صبح شگفتہ اس ثمر کے ساتھ
کہ جس طرح سے بہم آمیختہ ہون شکر و شیر

سنوارتی ہی جو شام اپنی زلف مشکین کو
سواد مشک ختن پر ہین لاکھ آہو گیر

نہال شمع سے ہر شب چنے گل شب بو
بہار عیش ہین گلچین کی طرح سے گلگیر

ہنسے چراغ تو ایسی ہنسی مین پھول جھڑین
حیا سے رنگ گل آفتاب ہو تغییر

رہے سے چرخ پہ ہر صبح جون صبوحی کش
باریش ازہی ریش آفتاب سا نمگیر

عجب نہین ہی کہ آرایش زمانہ سے
حنائی پنجہ ہون تاک و چنار بید انجیر

چمن مین ہی یہ درختان سبز پر جوبن
کہ زہر کھاتی ہون ہنبران خطۂ کشمیر

نہ کیونکہ دیکھکے گلشن کو یہ پڑھون مطلع
کہ آئے ہی نظر اک قدرت خدائے قدیر

## مطلع ثانی

ظہور نرگس و گل جلوۂ سمیع و بصیر
نسیم نکہت گل اطہر و لطیف و خبیر

شمیم عیش سے ہی یہ زمانہ عطر آگین
کہ قرص عنبر اگر ہی زمین تو گرد عبیر

حمل سے حوت تلک جا بجا ہی تصویرین
بنا ہی عالم بالا بھی عالم تصویر

جہات ستہ سی نرم جہان ہی وسعت خواہ
کہ ہی ہجوم نشاط و سرور جسم غفیر

زمانہ دشمن عشرت کا اسقدر قائل
مہ صیام کو دیکھے نہ کوئی جز شمشیر

قصائد اردو

قطعہ

## مطلع ثالث

[illegible]

ہر ایک سم غریبت میں السم الاعظم ہی — ہر ایک نسخہ شفا میں ہے نسخۂ اکسیر

زمانہ کوئی گرفتار رنج عالم میں — ہے چھٹے جو تیرے تصدق میں جیسا ان اسیر

شہا ہی دم سے ترے زندگانی عالم — یہ تیرا دم ہی وہ اعجاز عیسوی تاثیر

مثال خضر تو ہی رہنما ہی ملت و دین — جہان میں پیر ہو یہ ہو کرامتوں کی پیر

تو ویسے ہے حامی دنیا و دین زمانہ میں — کہ تجھسے زیب ہی دنیا کو دین کو توقیر

کیا شہان سلف نے مسخر ایک جہان — کیے ہیں تو نے شہنشاہ و جہان تسخیر

سحر سے شام تلک زرفشان ہی تجھ سپہر — نثار کرتا ہی ہر روز ایک گنج خطیر

فلک یہ کرتا ہی ہر شب ادا جو سجدۂ شکر — نشان سجدہ ہی زیب جبین ماہ منیر

یہ روزہ سے ترے ہے جوان جہان کرم — کیے نہ کوئی رو شنبہ کو کبھی جہان میں پیر

### قطعہ

حیات بخش جہان تیرا فروزہ صحت — جو بخشے خلق کو عمر طویل و عیش کثیر

ہزار دن سال سہر حصہ تکا کے ذات — نہیں اجل یہ جوانون کی طرح مرہم پیر

جہان کہ یون تری صحت کی ساتھ صحت — مسیح جیسے کہ قرآن ہو مع تفسیر

پیالہ خوشی ہی کہ فرو جون جسن سی رز و زر — ہلال بست و نہم کی طرح بدن کے حقیر

پڑھوں تہنیت میں ترے اب وہ مطلع روشن — کہ جسکا مطلع خورشید کبھی نہو و نظیر

## قصیدۂ دوم

[illegible]

قطعہ

جو تیر نکلے کمان سے تری وہ ہو جاوے
طلب مین جان عدو کی روان قضا کا سفیر

قطعہ

ترے ہی خامہ طغرا نگار مین یہ زور
جو کھینچے ایک روش خط منحنی وہ لکیر
تو اوس سے ایسے ہون اشکال منہدسی پیدا
مثلث دیکھکے اقلیدس اپنی سب تحریر

قطعہ

وہ روشنی ترے خط مین کہ ابن مقلہ گر
لگا کے آنکھ سے سرمے کی جا تری تحریر
تو ہو وہ نور بصارت کہ پڑھ سکے حرف حرف بحجر
جو ہو وے لوح جبین پر نوشتہ تقدیر
رقم مین گر تری اوصاف کی قصور کرے
زبان خامہ عطارد کی ناک مین دے تیر

قطعہ

ترا سمند ہے وہ تیز رو کہ وقت خرام
نظر ہو دیدہ زرقا کی بھی نہ اوسکا نظیر
کہ سیرگاہ دو عالم ہے راہ یک روزہ
اور اوسکا شرق سے تا غرب ہے صدہ گام مسیر
ترے جو فیل کی تعریف خسروا لکھون
کرون حکایت شیرین و کوہکن تحریر
کہ فیل کوہ ہے کچک تیشہ فیلبان فرہاد
وہ دونون ذات صفا ایک ایک جوئے شیر

قطعہ

سپہ چلے نہ اشرفی آفتاب عالم مین
خط شعاع سے اوسپر جو یہ ہو تحریر

کرسکے دل سے دعا یہ سدا

سنا ہے جب سے کہ رحم خدا عطائی فر

آئی آپ پہ تا ہو زمین زمین کو ثبات

زمین پہ تا ہو فلک اور فلک کو ہو

فلک پہ چھوڑے نہ تا دامن مسیح حیات

زمین پہ خضر کی تا ہو فنا نہ دامنگیر

عطا کرے تجھے عالم مین قادر قیوم

بجاہ دولت و اقبال و عزت و توقیر

تن قوی و مزاج صحیح و عمر طویل

قصیدہ چہارم

پاک تیا سے ہیں نیا میں ہیں پاک گہر
غرق ہو آب میں پر نہیں میلا گوہر

ہے دل صافکو غفلت میں بھی روشن غبار
گرد آلود بھی تھے ہوا تنہا گوہر

کور باطن کو ہو کیا جوہر دانش کی شناخت
کہ پرکھتا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر

غیر بیمایہ کم مایہ سے ہو ضبط ہوس
بھیگیا ژالہ ہوا آگ سے کے نہ پگھلا گوہر

جوہر خوب کو درکار ہے آرایش غیر
خوب تو آپکی خوبی سے ہے ٹھہرا گوہر

سرکشی کرتے ہیں بے مغز نہ پر مغز و وقار
جز حباب آب سے سر کھینچے نبالا گوہر

رابطہ با چیزی کرتے ہیں کوئی پاک نہاد
ہو نہ ہمصحبت تا رنگ خارا گوہر

دلخراش اوسکے لطافت وہ دل ہو کچھ اور
کہ نہ گوہر کبھی ہیرا ہو نہ ہیرا گوہر

فیض کو عالم بالا کی ہے شرط استعداد
قطرہ یکجا ہی طباشیر ہے یکجا گوہر

صدق اکذب ہیں ہوتے کی ہے شرط نظر
اور کیا جانئے یہ تیجا ہے کہ جھوٹا گوہر

صاف باطن کی ہو جب قدر کہ ظاہر ہو درست
مول بھی ٹوٹ کیا صاف جو ٹوٹا گوہر

ہو وطن غربت میں اگر قدر نہ خوش ہو گہر کی
تو کبھی کان سے باہر نہ نکلتا گوہر

خلش خار جنوں سے سنے پڑتا کیا
ہر قدم پر قدم آبلہ فرسا گوہر

دل عاشق میں کسے کیونکہ نہ آنسو سوراخ
ابھی الماس سے جاتا ہے نہ بیدھا گوہر

ذوق موقوف کر انداز غزلخوانی کو
ڈھونڈھا اس بحر میں اپنو کوئی اچھا گوہر

مطلع ثانی

مشتری کہتے ہیں جسکو وہ اٹھالایا چرخ
لوٹکر جو ترے سمرن سے گرا تھا گوہر

صبح وا اقبال و سعادت کا ستارہ چمکا
جو ترا طرۂ دستار کا چمکا گوہر

تیرا آویزہ سرپیچ کا اے قبلۂ خلق
صاف قندیل درِ مسجد اقصا گوہر

حلب خلق میں ہے سینۂ ترا آئینہ
عدن علم میں ہے قلب مصفا گوہر

پرورش دیوے چمن کو جو ترا ابر کرم
موتیا میں عوض غنچہ ہو پیدا گوہر

ماہ کہنے کے لیے ہی نہ کہ گہنے کے لیے
تیرے گہنے کا کہوں کیا اوسے زیبا گوہر

درفشانی سے ترے اتنے گہر ہیں ارزاں
لکھتے ہیں نسخۂ مفلس میں اطبا گوہر

## قطعہ

عکس سے نیر اقبال کے دریا میں ترے
اے محیط کرم و جود کے یکتا گوہر

آب گوہر ہو تو آب یہ اعجاز نما
کفِ دریا کو نہا سے یہ بیضا گوہر

کوہ کا زہرہ کرے آب تری ہیبت عدل
گریہ میں پاوے کہیں سنگ زتوڑا گوہر

طبع نازک پہ تری بار گہر ہو جو گراں
پوست بیضۂ ماہی سے ہو ہلکا گوہر

آب دریائے کرم سے جو ہو تیرے سیراب
ابر مردہ سے برسنے لگیں کیا کیا گوہر

آج محفل میں ترے وہ گہر افشانی ہے
لگن شمع میں ہیں آنسوؤں کی جا گوہر

دست واسش میں جا رہے ہی ریش فرعون
فرش پر تیلیوں میں اوچھے جو صدہا گوہر

تا رہی نجمہ خورشید پہ ہر روز طلا ۔ تا گرہ مین رہے شب عقد ثریا گوہر
دانہ انجم گردون سے پرو جیب تلک ۔ رشتہ کاہکشان مین شب یلدا گوہر
جب تلک جوش بہاران سے ہوا دم صبح ۔ ٹانکے شبنم سے سر دامن صحرا گوہر
ہر برس جشن ترا تجھکو مبارک ہووے ۔ برسین نیسان کرم سے ترے تنہا گوہر
دوستونکو ہووے گنج گہر رو نصیب ۔ ہووے چیز اشک سر دامن اعدا گوہر

## قصیدہ پنجم

سب جو جا مذاق روئی کی ازفع اعضا جو حواس ۔ کہ دل مردہ ہو زندہ وہ تن بے حس جان
قطرہ مے سے ترقی جو اس خمسہ ۔ یون ہو جسطرح اک نقطہ سی ورق پانچ پیچ پاس
ہو دو امن وہ عین کبریت ہتش ز سرشت ۔ رنگ خسار جو کلفت دو ہو ہمرنگ نخاس
خشک مغزونکو جو ہو بو گلاب اسکی بو ۔ تر دماغ اتنا ہو دم لینے نہ دے فرط عطاس
قالب یاس ہیئت اگر اس می نہ بالکل ہو تو کیون ۔ قالب انسان مین تو رہے مبدل بہراس
اوسکی وہ دولت سے عجب کیا وان مفلس ہو غنی ۔ کہ یہ ہی شربت دینار علاج افلاس
دیکھ ساقی ہے اک جام وہ دیکھو کہ ۔ آج جو پاس ہے میرے نہین جمشید کی پاس
الله الله رے تری مستی و بالا دستی ۔ شب کو مست کہ گزرا کوئی گردون کے پاس
سلسبیل اگر غلط سے ہو آب سبیل ۔ کہے می فروش کہ [illegible] کوئی اوسکی پاس

قصاید اردو

مطلع ثانی

[illegible]

نطق شیرین نے ترا شہد کہ ہر دو شکر اس
شان میں جسکی شفا فیہ شفاء للناس

شب بجز زلف کی ہے پاس سدا اسود رنگ
عہد میں تیرے ہی کافر کو بھی اسلام کا پاس

مومیائی ہو حمایت سے ترے حق میں اوسکے
سخت گیری ہو فلک تو رنگ کی بھی گر الماس

بو علی اکسیر کی اور پارس اگر ہاتھ آلیے
لب سے بہشت تری [illegible] ہی پیروہ گوہر پاس

چمن دہر میں نرگس بھی تری بخشش سے
رکھتی اک کاسۂ زرین ہے اور اک سیمین طاس

کیا عجب فیض سے گر ابر کرم کے تیرے
بید مجنون میں ہو پیدا ثمر سیب گلاس

تیرے شمشیر کے آگے نہیں رکھتے ہیں گز
مغربی تیغ سپہر نو کی شہاب تیر و داس

فیض تعلیم سے تیرے ہو جو بنگر انسان
احمق الناس وہ سے جا بنے پیکر انسان

لوح تقدیر کے لکھے کو پڑھے حرف بحرف
تربیت سے تری امی بھی ہو حرف شناس

یون ترا حاسد پر عیب ہے عالم میں حقیر
اسپ بدفال کو لی جیسے سیان نخاس

جیسے آہو کو جو ضیغم تو وہین عدل ترا
ڈھانک دیوے آہو کو اوسکے [illegible]

نسخے خورشید کی طالع کہ شعاع خورشید
دم ترے تیغ کے گھبرا کے جگر چاک الماس

ایسا پیالا کہ اس طرح سے اوچھا ہے
جسطرح عاشق دلریا [illegible]

پوچھیے اوس سے زر خش فلک سبز مین چکی
نہ منجم کا خیال اور نہ مہندس کا قیاس

تیرا ہاتھی ہی فلک کا کہکشان ہی خرطوم
کان کا [illegible]

مطلع ثانی

مطلع ثالث

دست و بازو نہ بردوش عجب صبح بہار
پنجہ وہ پنجہ خورشید حنا رنگ شفق

سینہ تا ناف صفا آب گہر کا دریا
ناف اک عکس ذقن اوسمین بجا ہے زورق

نازک ایسی کمر اوسکی کہ سمجھنا مشکل
جس طرح شعر خیالی مین ہون معنی ادق

ہے گران اوسپہ نزاکت سے نہ باندہی ہو گرہ
گر ہو تار نظر دیدہ عنقا منطق

اوسکا زانو وہ مصفا کہ اگر دیکھ اوٹھے
آئینہ آب خجالت مین رہے مستغرق

کیا کہون ساق بلورین کی صفائی اوسکی
شمع گر دیکھے اوسی شرم سے آجاے عرق

قد جو گلبن تو وہ پاؤن کی حنائی ناخن
پنجہ گلبن سے کہ ٹپکے ہوی ہو گل کی ورق

آ کے بالین پہ وہ طناز سراپا انداز
مجھسے یہ کہنے لگا کیون ہے تو غمگین ناحق

مژدہ عید سے ہے گلشن عالم مین بہار
نغمہ عیش سے ہے بزم جہان مین رونق

دوش پر سبزہ لب جو کی ہے اک سبز قبا
برمین لالیکے بھی گلشن مین ہے گا گلگون طبق

جوش سبزی سے ہے وہ فرش سر صحن چمن
کوئی مخمل اوسے کہتا ہے کوئی استبرق

باغ عالم مین ہے یہ جوش بہار عشرت
ٹپکے ہے نخل سے مستی مین بنا شیرہ اوق

تو بھی کر تہنیت عید کا اوسکی سامان
کہ وہ ہے خسرو دین حامی دین برحق

وہ بہادر شہ غازی کہ دم معرکہ ہون
اوسکے تیر فگنکے ہدف اوسکی حسودونکے جگر

مدح اوسکی ہے مناسب سمجھے بلکہ انسب
یعنی توصیف کی لائق ہے وہ بلکہ الیق

[illegible]

اتنا عالم میں جو رہوں ہے ہی خونخواروں کو — ہوں فنا سے کو کبھی ہرگز نکرے نوش علق

پرتو افگن ہو اگر روشنی طبع تری — ابرق آئینہ ہو اور سنگ سیہ ہو ابرق

مشتری بھی تری شطرنج کا اک مہرہ ہے — آفتاب ایک ترے گنجفے کا گر ہے ورق

## قطعہ

ابر ہے گرچہ مثالِ مندِ نم دیدہ — گہ تری برق غضب جھاڑ دے او سپر ق

تو شتابی ہے کبھی چال و شتے زیادہ شتاب — آگ لگ جائے کہیں ویرا وہ سکے ہو وہی مطلق

تیرے توسن میں وہ چالاکی کہ اگر چھیڑ دے تو — یوں وہ اڑ جائے کہ جیسے سر آتش برق

## قطعہ

شمس کو پہنچے تری ایسی کہ یوں مشرق میں نور — تو ہو مغرب میں گرا ہی پرتو نور مطلق

جب طلب پیرو روشنے قلب سے اہل اشراق — عرضہ دو سے شاگرد کو دیتے ہیں سبق

**ذوق** کرتا ہے ثنا ختم دعا پر اس طرح — تا کہ ہوا ارض و سما دونوں طبق زیر طبق

ہو وے ہر سال مبارک تجھے عید رمضان — اور دشمن کو رہے ہیر سدا رنج و قلق

## قصیدہ ہفتم

ہے آج جو یوں خوشنما نور سحر رنگ شفق — پرتو ہے کس خورشید کا نور سحر رنگ شفق

یہ ہوش نسرین و سمن یہ لالہ و گل کا چمن — گلشن میں گویا چھا گیا نور سحر رنگ شفق

## قصائد ذوق

جشن بہادر شاہ سے روز علو جاہ سے

سے اک رسالے بہجت نور سحر رنگ شفق

وہ خسرو روشن گہر ... ہوں دیکھ کر

ماہ و ثریا و سہا نور سحر رنگ شفق

اک صاف مطلع میں کہوں اور دو شاہ سے رنگ دو

ہو وے کرو غرق جیا نور سحر رنگ شفق

## مطلع ثانی

انصاف ہی تیری شہ سیا نے آتش کو کیا
یوں شام صبح جیسے اُگیا نور سحر رنگ شفق

تیری امان و حفظ سے ہو جا حق میں شمع کے
نار خلیل آب تھا نور سحر رنگ شفق

خورشید سے تجھ سے فیض کی پہونچے تو مشرق میں ہو
جنبہ و در و لعل نے لیا نور سحر رنگ شفق

جس سپہر کو تو ہو غضب ہوا وکی حق میں کیا عجب
سیل فنا برق بلا نور سحر رنگ شفق

شمشیر کی تیری چمک خون عدو سے یک بیک
دکھلا سکے ہر روز وشا نور سحر رنگ شفق

پیکان تیر لہاس کو بن سرخ سو فار ہو یوں
گویا لگا کر تیر اوڑا نور سحر رنگ شفق

جلوہ ہے تیرے مہر کا شعلہ ہے تیرے قہر کا
ہے جسکو عالم جانتا نور سحر رنگ شفق

اسپ چالابہ تیرا و نعرہ خنگ باد پا
غیرت سے جسکے اوڑگیا نور سحر رنگ شفق

اب فوق کی ہے یہ دعا حیتک ہے شام صبح کا
خورشید و مہ ارض و سما نور سحر رنگ شفق

جب تک لباس ہر گروہ صابون و زر شیخ ہو
زینت دہ صبح و مسا نور سحر رنگ شفق

ہر جشن و فتح پہ سمجھو اس طرح آیۂ تاباں ہو
ہوں تیرے محتاج ضیا نور سحر رنگ شفق

شاہا زمانہ میں ہو تو یا آبرو اور ہے خسرو
ہو جلوہ گر مشرق سے تا نور سحر رنگ شفق

دشمن کا تیرے منہ ہو فق از خون سو لال ہو
دیکھے نہ وہ اسکے سوا نور سحر رنگ شفق

## قصیدہ ہفتم

طرب افزا ہے وہ نور سحر کا نارنجی رنگ
دیکھ کر جسکے گئے صبح ہزاروں کی رنگ

[illegible]

| | |
|---|---|
| گلشنِ دہر میں ہر سال مبارک تجھ کو | جشنِ نو روز بہر رنگ بتاج و اورنگ |
| اور ترے حاسدِ بدبیں کو دکھاتیں لا کے بلا | خسروا روزِ سیہ رنگِ فلک کی نیرنگ |

## قصیدۂ ششم

| | |
|---|---|
| حبذا ساقیِ فرخ رخ و خورشید جمال | مرحبا مطربِ خوش الحان و زہرہ خصال |
| بارک اللہ کہ زرافشان ہے تو اے ابرِ بہار | خیر مقدم کہ خرامان ہے تو اے بادِ شمال |
| کیا لبالب ہے مئے عیش سے جام | شکر ایزد کہ زگل سے ہے چمن مالامال |
| جوشِ روئیدگیِ سبزہ سے ہو جائیگا سبز | گل زمینِ چمنِ حسن میں تا دانۂ خال |
| شررِ تیشۂ فرہاد سے پیدا ہوئی گل | بلکہ جوشِ گلِ خودرو سے نمایاں جبال |
| جوشِ فوارہ ہے وہاں کثرتِ تارِ بارش | سبزۂ مجنون سے تھے آلودہ جہان گرد بیاب |
| کیا عجب رحمتِ باری سے کہ وقتِ باران | ابرِ مردہ بھی ہو قطرہ فشانِ آبِ زلال |
| معجزِ باد سے مانندِ عصائے موسیٰ | شجرِ خشک بھی ہو جائے تر و تازہ نہال |
| ذوقِ مستی سے ہے طاؤس چمن میں رقصان | شوقِ آہنگ سے ہے سرو پہ قمری قوال |
| شورِ بلبل بھی یہ کہتا ہے نکل آج کہ گل | ہنگیا کثرتِ شبنم سے نمکدان کی مثال |
| دی ہے طاقت پرِ پرواز یہ کیفیتِ می | اس ہوا میں ہے یہ لگتا کہ اڑوں بے پر و بال |
| ہے یہ وہ دور کہ ہر صوفیِ صافی مشرب | رقصِ مستان میں ہے وجد کنان شاملِ حال |

[illegible]

مطلعِ دوم

آسمان جاہ و عطارد رقم و علم ...
مشتری رای و ... جلال
خسرو جمشید حشم داور کیوان ... الضان
شاہ دارا ... و سلطان سکندر اقبال
مہر حاضر میں ... مطلع حسن
ہمسری کی ... مطلع خورشید جمال

مطلعِ ثانی

[illegible]

قطعہ

گر ترے قہر کی گرمی تپ محرق بخشے
قوت ماسکہ ممسک کے قوا سے گم ہو
حکمت آموز ترا علم جہاں ہو تو وہاں
ہو ترے ہی عقل سے عاجز دم بحث معقول

لب دریا پہ حبابوں کی جگہ ہوں تبخال
فیض جاری سے ترے بخل کو دیا تک ہو زوال
نہ ارسطو کو ہو طاقت نہ فلاطوں کو مجال
اک مقولہ میں فقط وہ فعل سکے عقل فعال

قطعہ

دم کیا باد صبا میں کہ وہ سیر جہان
یوں ہی دو چار قدم خاک اڑا کر رہ جائے
ہے وہ ہیکل میں اگر دیو تو صورت میں پری
جلد اتنا کہ جہاں عرصہ جولان اوسکا
زیب تن اوسکے جو ہندیکا ہی ہر گل تصویر
اوس فلک سیر کو جولان کی سعی تو تو یہ ڈر

تیرے گلگوں سبک سیر کے جاوے دنبال
اور پہنچ جائے کہیں وہ کہیں مثل خیال
ہی اڑان آدمی مالک کی تو بشری کی ہے خصال
عہد مستقبل و ماضی کا وہاں ہے اک حال
تا کاوے میں سبے وہ صورت فانوس خیال
فر زمہ سبز فلک ہو نہ مبادا پامال

قطعہ

تیرے ہاتھی کی بلندی کی طرف کی جو نگاہ
کہکشاں کو وہ فلک سے زمین پہ پھینکے
جیسے ہاتھی پہ بزرگوں کو ہو سجدہ کا نشان

سر پہ اندیشہ سنے لی ہے تنہ کو ستا سنبھال
نیشکر راہ میں پا گئیں اگر اوس ہی طفال
اوسکے ستک پہ شہا جائو نما یوں ہے ڈھال

## قصیدہ دہم

لاتا نیرنگ سی ہے رنگ نئی چرخ محیل | واہ کیا اپنی کہپہ اس چمن مین عجب رنگ سی میل
ڈر زمانہ سے وہ عیار ہے یہ ہوش ربا | لاکہ ہو ہوشیون سے جسکی بہری ہو زنبیل
ہے توکل کا حاطہ وہ عزیمت کا حصار | کہ بجز حفظ خدا جسکے نہ خندق نہ فصیل
گم ہون ظاہر کی خرابی سے صفات اصلی | رنگ دیتا ہے چہپا جوہر شمشیر اصیل
پیش دشمن گذرہ حق سے نہین سایہ گو | بلکہ ہے آتش نمرود گلستان خلیل
ہوتے سیر تہی ہین مردان ولاء ممتاز | ورنہ صورت مین تو کچہ کم نہین شبہا نہ جلیل
نہین لے قید علائق کسی عالم مین گذر | رسم تحریر مین بہی چہوڑی نہ زنجیر سی تبدیل
ہی تہ خاک بہی تارون کو سفر حشر تلک | نہین تا تخت ثری منزل آرام بخیل
عید اک روز جہان مین رمضان ہی یکماہ | ہے کثرت تکلیف کی بہیان عیش قلیل
کشت سبز فلک وون سے نہ رکھہ چشم ثمر | خوشۂ فیض سے زہرہ ہی نہ مرغ نہیل
قابل انسان کے صحبت کی ہی انسان یکسا | تنگیا پیش نہی صورت دہیہ جبریل
جتنا خورشید سے اوتنی ہی بارش ہو ہوا | ہو وہ کیونکر نہ پیش عشق نہ جہت کی دلیل
عشق کہپہ آئی ہی اک راہ جفا کش ہی بزور | بار صد کوہ الم سے لے عمل جبہ ثقیل
لگے نہ چرخ کو گر نالۂ عاشق کی ہوا | دم مین اجزا ہی دخانی کی طرح ہون تحلیل

مطلع ثانی

مطلع دوم

خواب غفلت سے ہو بیدار کہ آئی ہے بہار
ہین مہتاب ... روشنی صبح رحیل

[illegible]

قطعہ

[illegible]

| | |
|---|---|
| نظر آتا ہے بزرگان سلف سا تجھ میں جلال | ٹپکا پڑتا ہے لب سے شوق تقبیل |
| کاہ کی تھم ہے گر شیشہ ہی کیا ایسی بیسر | روح کرتی ہے کبھی ہست کی قالب تبدیل |
| تہنیت خوان ہو تو آج اورش دریا دل کا | جسکے نزدیک ہو اک قطرہ و کم قلزم و نیل |
| وہ بہادر وہ والا نسب و پاک گہر | خسرو مریخ سپر ہے وہ شہ خورشید اکلیل |
| ماہ اور چشم زدن میں ہے کامل ہوگا | نظر و ہر میں سے اب جسکے وہ نور تکمیل |
| نور معنی ہے کہ جسکی نتیجہ اور سکا | اللہ اللہ ہے شکل شہنشاہ دلیل |
| صبح عمر نمایاں ہی جھوٹ مطلع روشن سا | مطلع شمس کو بھی جسکے ہوا تجبیل |

مطلع ثالث

| | |
|---|---|
| روبہ شاہان سلف کی تجھے پیدا ہو تفضیل | جیسے قرآن سے توریت و زبور و انجیل |
| تو ہی اس طرح سے عزت دہ اولاد و گہر | جیسے موسیٰ سے شرف افزا ہے بنی اسرائیل |
| نو اعزا بی بشارت ہوا کہ تیرا اقبال | آنکھوں آنکھوں سے نظر میں انتد و تجمیل |
| روحی تجھ پہ ہے پامال تیغ خونی سیاہ | ہمدوں کیونکہ نہ کہ اسکن ا اسمن سبیل |
| ہے جو انسان کے قالب میں ترا نور ازل | ہے رخ خاکی میں جو خورشید فلک کی تحویل |
| دانش آموز ہو گر تیری جبیں عالم تری | بیجھتوں کو بنا سکے ابھی انسان عقیل |
| بوہر تیغ اجل ایک تیری حکم کی تعمیل | تیر حکمی قضا حکم کی تیر سے تعجیل |

[illegible]

عدل سے تیری کیا روی زمین کو گلزار
ہنین یہ جوش گل ولالہ نکل آیا ہے

آج تک عدل مین تیرا ہوا کوئی عدیل
داد خواہی کے لیے خاک سی خونین ہے لیل

واسطے دیدہ بدبین کی ہے یہ عین صلاح
تیر برسائی عدو پر جو کماندار قضا

ہو تری نوک سنان سرمہ کو ری جو میل
کم نہ فوارہ سی ہو تیرون کو اوسکی قندیل

رہنین نطفہ بکر خواہ ہوا دل ہو قضا
محکمہ مین ترے انصاف کی ہون ہاتھہ قلم

آسکے پشت پہ ترے نہ کبھی تا اجیل
دے اگر ہچکے لگے بھی کوئی سرخی کو جیل

ذوق کرتا ہے سخن تیری دعا پر کوتاہ
عید ہر سال ہو فرخ تجھے با جاہ و جلال

ہو گران خاطر نازک پہ لبادا تعلویل
ہون قوی پایہ ترے دو قدمبند جلیل

جو ضلالت سے ہون گمراہ فدا ظل خدا
ذل اقدام سے ہون خاک مذلت پہ ذلیل

## قطعہ در مدح میرزا شاہرخ بہادر

میرزا شاہرخ بہادر نے
خون نخچیر سے ہوا سارا

قصد صید افگنی کیا جس دم
دامن دشت لالہ زار ارم

نہ بچا اوس شکار افگن سے
مرغ و سیمرغ اور غزال و پلنگ

صید کوئی سوا سے صید حرم
ہوئے مسکن نہ پردہ وحشت عدم

سب جگہ گوشہ بہادر شاہ
ہو بہادر نہ کیون وہ نیک شیم

قصیدۂ یازدہم

شعرا کا پیشوا اور طرب افزای جہان
کہ جو کچھ ہو عید بھی قربان قربان

قطعہ

[illegible] کہاں ہے کہ الانسان عبید الاحسان
دل میں ہے جوش مضامین تو نہایت لیکن
دل حوادث سے ہے نازک تر و بے تاب و تواں
**ذوق** [illegible]

[illegible] سال مبارک ہووے [illegible] جہان
[illegible]

**قصیدہ دوازدہم**

## قطعہ

نطق شیریں ترا وہ ہے کہ ثنا میں اوسکے
تر زبان غنچہ دہا ہو اگر ایک زمان

آب دریا میں ہے یہ جوش حلاوت پیدا
لب دریا بھی بہم ہوکے ہوں جوں نون عمان

استقامت تری فیض رساں ہے زمانہ میں ترا
ہو نہ گلشن میں کبھی روئیدہ گل نافرمان

ہوکے سرسبز سحابان کرم سے تیرے
شاخ ہر گل چمن دہر میں ہو شاخ کمان

[illegible] نہیں جیسا کہ شاخ خدنگ
روش غنچہ گل ہووے شگفتہ پیکان

وہ ترا زور حمایت ہے کہ جسکے باعث
ناتوانوں کو بھی ہے دہر میں تاب و توان

[illegible] سے کبھی [illegible]
اگیا تار نگہ ہووے سر مو پنہان

[illegible] فلک پر انجم
کیا عجب [illegible] سر پوش ہو گر قطرۂ نیسان

[illegible] گل سوسن کا ترا ایک اشارہ
گل مہتاب کو گلدستہ میں اوسکے دندان

اوسکی [illegible] لیلی وش کی
[illegible] ہے کہ ہو کاکل عنبر افشان

گلکدوں شوخی [illegible] توسن چالاک کی
[illegible] بھی ہو موج رم برق جہان

وقت [illegible] کرد معرکہ [illegible] اوسکا
سر حاسد کو رکھے صورت گوی چوگان

[illegible] ذرہ خاک
جسنے خورشید [illegible] پیشان

طبع رنگیں میں [illegible] وہ چمن لالہ و گل
رو برو جسکے ہو گلزار ارم خارستان

[illegible]

قرد حساب صرف سے اس بیاہ کی ہو کم
گو لاکھ درج و خرچ کا ہو دفتر آسمان

تو سون کی بخت مطبخ عالی میں ہے اکد
ہے جسکا ایک تودہ خاکستر آسمان

اس روشنی کی چھب دکھا دیجے پنچیان
نازان ہے آفتاب کے نیچے پر آسمان

ابر بہار دود چراغان سے تو بہ تو
ہون سات آسمان کی جگہ ستر آسمان

چشم قمر میں اور بھی ہو روشنی دو چند
کاجل لگائے اوسکو دھوئین سے گر آسمان

کر ڈالے پارہ پارہ فتیلون کے واسطے
مہتاب کو سمجھ کے کہین چادر آسمان

یہ کہنہ و سیاہ وہ خوش رنگ و تو بہ تو
فائق ہو کیا سمجھ سا چق پر آسمان

تھلیون میں ہے وہ نقل بڑی اوسکا عکس گر
سے کہکشان کی مانگ میں موتی بھرا آسمان

آرائش ایسی اور وہ گلہاے رنگ رنگ
ادنےٰ سا ہے نمونہ غنچہ نیلوفر آسمان

بنوائی اسمین پھول طلائی و نقرئی نے
سونے کے ماہ و مہ سے سیم و زر آسمان

نقار خانہ کی ہے چراغان سے وہ شکوہ
گویا ہے اک زمین پہ پر از اختر آسمان

## قطعہ

کرتا ہے رقص تخت پہ نقار خانہ کے
شہنائی کی صدا کو جو سنکر آسمان

آوازہ و باسہ نوبت سے گونج اوٹھا
وہ خوب سب آسمانون کا اوپر آسمان

دولہا دولہن کی ہے یہ علامت سہاگ کی
آیا ہے اک سہاگ پہ آنکر آسمان

## قصیدہ دوم

جس وقت سہرا باندھ کے دولہا ہوا سوار
کیا کیا بلائین لیتا تھا جھک جھک کے آسمان

## مطلع ثانی

قصائد ذوق

قصیدۂ مسدس و غایت

[illegible]

قطعہ

تھسا زمین پہ دیکھیے جو قرص قر آسمان | قربان کیوں نہ میں کے ہو پھر پھر کے آسمان
طالع سا ایسا جہد و عالم سند اطلع | کوکب ہمیشہ یار ترا یاور آسمان
نہ آسمان ہی رتبہ ترا ایوان بلند تر | جس طرح کوہسار ہی بالاتر آسمان
خطبہ کے واسطے ترے نام بلند کے | گر مشتری خطیب ہو تو منبر آسمان
وہ سجدہ بیکران ہی تری ہمت وسیع | ہے بلبلا سا ایک کنار بحر پر آسمان
دریائے قہر تیرا جو طوفان کرے بپا | تہ جائے مثل کشتی بے لنگر آسمان
اللہ پہ تری وہ ہے قبائے علو جاہ | زیبندہ جسکے واسطے بالا بر آسمان
تیری گہر فشانی دست کرم سے ہے | گویا کہ ایک دامن پر گوہر آسمان
چمکا دے تیغ تیز کو اقبال گر ترا | ہو صیقل ہلال تو صیقل گر آسمان
ہووے دل میں تیرے جلوۂ ذات حمید حق | آ جائے جیسے آئینہ کے اندر آسمان
سر خدمت میں تیرے ارش فلک سیر کیا شہا | رفعت میں بھی ہے پیل جبل پیکر آسمان
شاہا عجب نہیں ترے شبدیز کے لئے | ہنوائے ماہ نو سے رکاب زر آسمان
پہونچا نہ اسکی تگ و دو کے انداز کو کبھی | گھوڑا ہا رہا زمین پہ سدا چکر آسمان
انجم نہیں کیا شرر ترے نعل سمند کے | ہے بلکہ تیرا گرد رہ لشکر آسمان

[illegible]

قطعات تہنیت

مطالع

| | | |
|---|---|---|
| سہارا ہو کے تا بحر غریق الیاس کا دامن<br>مسیحا کا ہو بالاخانہ تا خورشید سے روشن | ع | طریق رہبری میں خضر ہو جبتک ہمیشہ پیدا<br>رہے اور بنیا قطع تعلق سے جہان مسکن |
| | چراغ عمر سے تیرے جہان سارا منور ہو<br>فروغ اسلام کو ہو رونق دین پیمبر ہو | |
| کرے آراستہ تا شام اپنے موئی گیسو کو<br>کرے وسمے سے تا قوس قزح سبز اپنی ابرو کو | ع | شفق گلگونہ ہو جبتک سحر کی روئی نیکو کو<br>ثریا اور پرن تا کہکشان کی پہونچے بازو کو |
| | لب پانخوردہ دشمن کی لہو سے تیرا خنجر ہو<br>سر بدخواہ فندق تیری گشت سنان پر ہو | |
| نیستان میں ہو تا نے اور نے سے نغمہ ہو پیدا<br>نشہ صہبا میں ہو اور ہو نشہ جبتک نشاط افزا | ع | گلستان میں ہو تا گل اور گل تا شاخ پر پیدا<br>نہال تاک میں انگور ہو انگور میں صہبا |
| | شراب عیش سے خالی کبھی تیرا نہ ساغر ہو<br>ہمیشہ جشن جمشیدی سے تیرا جشن بہتر ہو | |
| ہو شیعی تا حاجی کعبہ کو کعبہ کی زیارت سے<br>نماز اہل سنت تا ہو مسجد میں جماعت سے<br>ترا حامی ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر ہو | ع | رہے ہے تا کام فیدار رونق احکام شریعت سے<br>رہی تا عابد کو شوق محراب عبادت سے<br>ترا خطبہ میں ہو نام اور خطبہ زیب منبر ہو |

قصیدہ تہنیت

مطلع

فصل گل آج ہے وہ سلطنت آرا کہ طرب
کہ بلا باغ میں بلبل کو ہزاری منصب

اشعار دیگر

تاتمام

نا تمام

[illegible]

تمت [illegible]

| | | |
|---|---|---|
| پاتا گرداب سے ہی گردہ نان آبی<br>ہمت نے ترے کھولی روپی کی تقدیر | | تیری بخشش ہی جو دریا کا معین کفاف<br>چشکیوں ہین ہین اوڑاتے اوسی کیا کیا صراف |
| | فرد | |
| دیتا ہی تیرے فوج مین نقارہ جب فلک | | آتا ہی صاف چوب کی صورت نظر ہلال |
| | فرد | |
| تا الہ طالر ایک پرندہ نہ بچ سکے | | منظور تجھکو جبکہ شکار پرند ہو |

## مطلع قصیدہ مدح حضرت بادشاہ اکبر شاہ جنت آرامگاہ

| | | |
|---|---|---|
| نام کو اللہ و اکبر کیا تیری توقیر سے | | داخل ہر بانگ ہی شامل ہر تکبیر سے |
| | نا تمام | |
| کروں اگر رقم تہنیت کا آج آہنگ<br>ترا وہ زور حمایت ہی یاد کو اسے<br>شہا تری تیغ روشن کو کس ہی دوران سے | | تو سنگ سے قلم سو قصد آہ لیا ہی جنگ<br>کرے ہی شیر کی جو بی سی بالش آہوی لنگ<br>کہ مہر و مہ کو کہن لازم آئینہ کو ہی زنگ |
| | مطلع | |
| ہیں وہ گلشن خسروا تیری سرا اورنگ گل | | جن پہ کہتا ہی چمن یاں تخت اورنگ گل |

[illegible]

| | |
|---|---|
| تا ئب ہو تو اس سے کہ واڑھی ہوئی سفید | گر خوب پینکی کہ یہ ہی سیر ما ہتاب |
| ہی پیر دل خنک کی ہوا پر بقائی عمر | یہ برف وہ نہین جسے رکھین نمی سی آب |
| جو دم مے سے گذرے غنیمت سمجھہ او | گردش ہی آسمان کو زمانی کو انقلاب |
| دے گر چمن کو گریہ مستانہ سیر آب | ہیضون سے بلبلون کے ہو پیدا ابر شراب |
| جاگ اوٹھین وہ خواب عدم مین ہین ہو | مستی مین کر بلند ہو میری صفیر خواب |

ملمع

| | |
|---|---|
| کرتا ہی روز شب کو برابر | میزان عدل سے تری میزان مین حساب |
| کھینچتا ہی جو برج اسد پہ تیغ | چاہی ہی شیر جنگ وہ سمجھی مگر خطاب |

نا تمام

| | |
|---|---|
| ساون مین دیا لوہم شوال دکھائی | برسات مین عید آئی قدح کش کی بن آئی |
| کرتا ہی ہلال ابروی پر چشم سے اشارہ | ساقی کو کہ پھر بادہ کشی طلائی |
| کوندی ہی جو بجلی تو یہ سوجھی ہی نشی مین | ساقی نے ہی آتش پہ مئی تیز اوڑائی |
| پہونچا کلک لشکر باران سے یہ زور | ہر تا کی ہی وحشت مین دیا بیچ بہائی |
| کیا ساغر زرین کو کیا ملبد مسیا | ساقی نے تو سیر سون کے مستی لے بہائی |
| کرتی ہی صبا آکے کبھی غالیہ بیزی | کرتی ہی نسیم آکے کبھی مشکلہ سائی |

اشعار قصیدہ

اشعار قصیدہ ہفت زبان

| | |
|---|---|
| کثرتِ تارِ نظر سے ہے تماشائیوں کی | دمِ نظارہ تمہارے رخِ روشن پہ سہرا |
| وہ خوش آب مضامین کے بنا کر لایا | واسطے تیرے ترا ذوق ثنا کر سہرا |
| جسکو دعوی ہو سخن کا یہ سنا دے اوسکو | دیکھ اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا |

## رباعیات مدح

| | |
|---|---|
| شاہا تجھے با دولت و بخت فیروز | فرخ ہو سدا جہان میں جشن نوروز |
| ہو وے شرف اندوز ترے طالع سے | ہر سال حمل میں مہرِ عالم افروز |

## رباعی

| | |
|---|---|
| خورشید کے اک روز جہان میں نوروز | اور تجھسے جہان روز بروز |
| ہی تجھکو زمانہ میں شرف دوازدہ ماہ | اور ہی مہرِ جہانتاب کو یکماہ |

## رباعی

| | |
|---|---|
| کہتا ہی یہ فیروزے کے رنگِ نوروز | اپنا مقدر فیروز |
| ہو دشمن سرکش کے لیے سم المدّۃ | تیرا تیر دلدوز |

قصائد ذوق

# کلیات میر تقی

اس مجموعہ مین ساتون دیوان اور مثنویات شعلۂ شوق و دریای عشق و صیدنامہ و بیان کدخدائی نواب آصف الدولہ و مثنوی در بیان مرغبازان و ہولی و ساقی نامہ و مثنوی معاملات عشق و اژدرنامہ و مثنوی تنبیہ الجہال و مثنوی در ہجو نااہل و مثنوی ہجو عاقل و مثنوی در ہجو خانۂ خود بسبب شدت بارش و مثنوی در تعریف سگ و گربہ بخانۂ فقیر و مثنوی در مذمت باران و مثنوی در ہجو اکول و مرثیہ خروس و مثنوی جوش عشق و مثنوی اعجاز عشق و مثنوی خواب و خیال وغیرہ درج ہین

بار دوم

ماہ مارچ سنہ ۱۸۷۴ عیسوی

مطبع نامی منشی نولکشور مین مقام لکھنؤ طبع ہوا